انصار اللہ بیلجیئم

مجلس انصار اللہ بیلجیئم کا تربیتی و علمی سہ ماہی مجلّہ

جولائی تا ستمبر 2025ء

شمارہ نمبر 03

اداریہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ پھل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا آتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولی، ہمارے ہادی، نبی امی، صادق مصدوق محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 162-160)

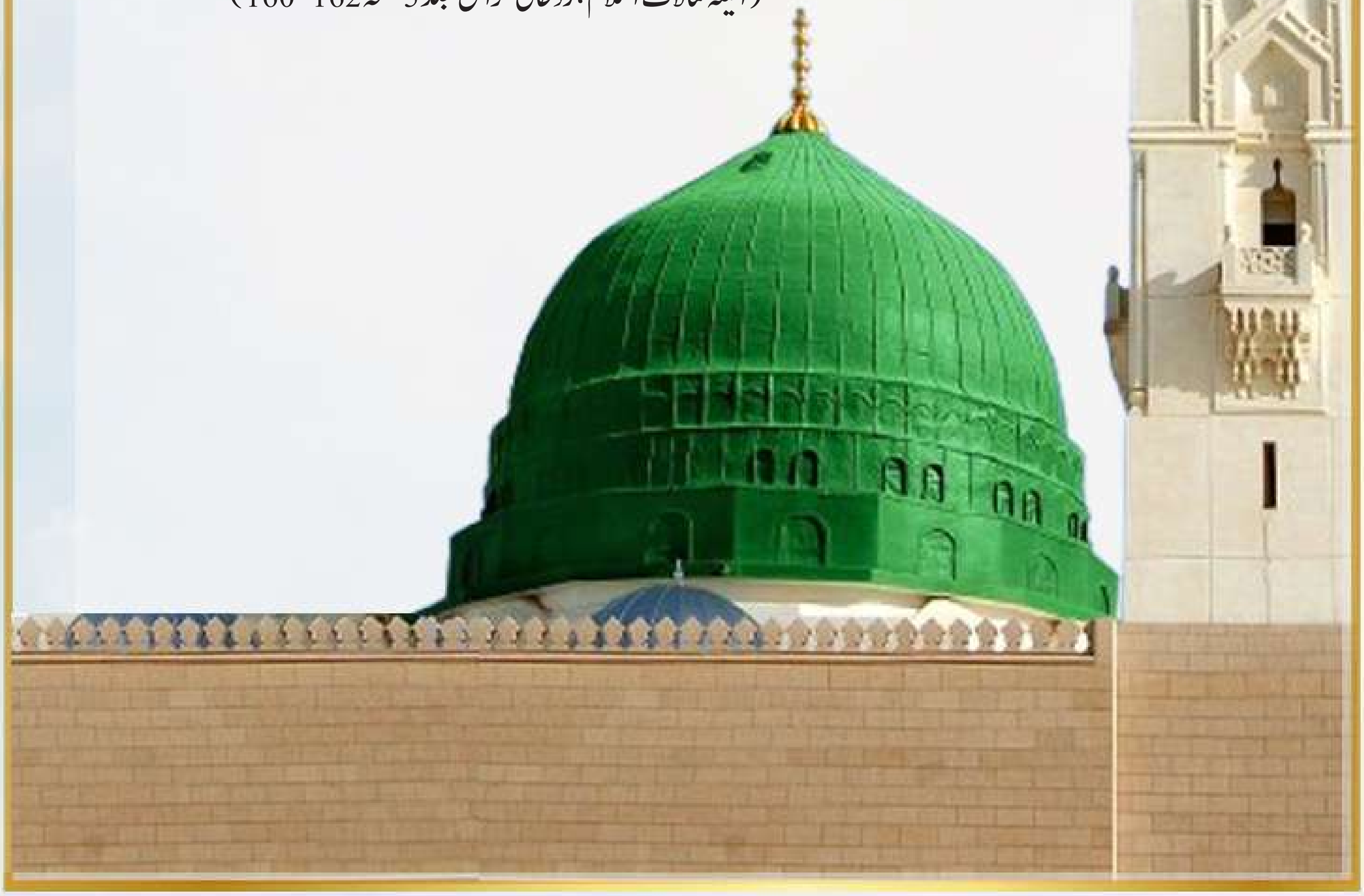

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	ارشادِ باری تعالیٰ	04
2	قال الرسول اللہ ﷺ	05
3	کلام امام الزماں علیہ السلام	06
4	نوائے خلافت	07
5	تفسیر سورۃ الفاتحہ (تشریح حضرت مسیح موعودؑ) از چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	08
6	غیرت الٰہی کا عظیم الشان مظاہرہ	11
7	حسد، جھوٹ اور تاخیر ادائیگی قرض: چند سماجی برائیاں	12
8	تذکرۂ خلفائے راشدین از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	14
9	تذکرۂ خلفائے احمدیت از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	16
10	سیرت صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	18
11	سیرت صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	18
12	شرائطِ بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں از حافظ جہازیب قریشی صاحب	19
13	حکایت: خدا کے مقربوں کا شیوہ بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	21
14	زکوٰۃ: اہمیت و فرائض از محمد عثمان قمر صاحب	22
	انصاراللہ ڈائجسٹ	
15	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیمتی یادیں از طارق محمود ناصر صاحب	25
16	خیاطِ ازل کے ہاں از رحیق المختوم صاحب	26
17	آنحضرت ﷺ کے چند طبی نسخے	
18	دو مکھیاں از رفیق احمد ہاشمی صاحب	29
19	مساعی انصاراللہ: قومی دن کے موقع پر مجلس انصاراللہ کی تقریبات، اجتماع مجلس انصاراللہ 2025ء	30

مجلسِ ادارت

نگرانِ اعلیٰ:۔ وسیم احمد شیخ صاحب (صدر انصاراللہ بیلجیئم)، توصیف احمد صاحب (مربی سلسلہ)

مدیر:۔ کاشف ریحان خالد (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بیلجیئم)

ڈیزائن و ترتیب:۔ ناصر شبیر صاحب (سیکرٹری اشاعت انٹورپن)

ویب سائیٹ:۔ محمد حامد قریشی صاحب (قائد تربیت نومبائعین)

معاونین:۔ رفیق احمد ہاشمی صاحب، فرید یوسف (انچارج مساجد فنڈ بیلجیئم)

www.ansarullah.be | ishaat@ansarullah.be | +32 484943446

ارشادِ باری تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ (33:57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْـٰٓاتٍ وَرَفَعْتُ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ"۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: حضرت انس (رضی اللہ عنہ) راوی ہیں کہ رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس (مرتبہ) رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (سنن نسائی)

کلام الامام علیہ السلام

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

نوائے خلافت

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعودؑ سے شروع ہوگی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶/ مئی ۲۰۲۳ء مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/ جون ۲۰۲۳ء)

تفسیر سورۃ الفاتحۃ

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحات 16تا14)

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب

مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری اشاعت

سورۃ فاتحہ کے بے نظیر ہونے پر بعض مزید دلائل

اب ہم باطنی خوبیوں کو بھی دوہرا کر ذکر کرتے ہیں تا اچھی طرح غور کرنے والوں کے ذہن میں آجائیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ جیسا خدا وند حکیم مطلق نے گلاب کے پھول میں بدن انسان کے لئے طرح طرح کے منافع رکھے ہیں کہ وہ دل کو قوت دیتا ہے اور قویٰ اور ارواح کو تقویت بخشتا ہے اور کئی اور مرضوں کو مفید ہے۔ ایسا ہی خداوند کریم نے سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن شریف کی طرح روحانی مرضوں کے شفا رکھی ہے اور باطنی بیماریوں کا اس میں وہ علاج موجود ہے کہ جو اس کے غیر میں ہرگز نہیں پایا گیا۔ کیونکہ اس میں وہ کامل صداقتیں بھری ہوئی ہیں کہ جو روئے زمین سے نابود ہوگئی تھیں اور دنیا میں ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا تھا۔ پس وہ پاک کلام فضول اور بے فائدہ طور پر دنیا میں نہیں آیا بلکہ وہ آسمانی نور اس وقت تجلی فرما ہوا جبکہ دنیا کو اس کی نہایت ضرورت تھی اور ان تعلیموں

کالایا جن کا دنیا میں پھیلانا دنیا کی اصلاح کے لئے نہایت ضروری تھا۔ غرض جن پاک تعلیموں کی بغایت درجہ ضرورت تھی اور جن معارف حقائق کے شائع کرنے کی شدت سے حاجت تھی۔ انہیں ضروری اور لابدی اور حقانی صداقتوں کو عین ضرورت کے وقتوں میں اور ٹھیک ٹھیک حاجت کے موقعہ میں ایک بے مثل بلاغت اور فصاحت کے پیرایہ میں بیان فرمایا اور باوصف اس التزام کے جو کچھ گمراہوں کی ہدایت کے لئے اور حالت موجودہ کی اصلاح کے لئے بیان کرنا واجب تھا۔ اس سے ایک ذرا ترک نہ کیا۔ اور جو کچھ غیر واجب اور فضول اور بیہودہ تھا اس کا کسی فقرہ میں کچھ دخل ہونا نہ پایا۔ غرض وہ انوار اور پاک صداقتیں باوصف اس شان عالی کے کہ جو ان کو بوجہ اعلیٰ درجہ کے معارف ہونے کے حاصل ہے۔ ایک نہایت درجہ کی عظمت اور برکت یہ رکھتے ہیں کہ وہ عبث اور فضول طور پر ظاہر نہیں کی گئیں بلکہ جن جن اقسام انواع کی ظلمت دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور جس جس قسم کا جہل اور فساد علمی اور عملی اور اعتقادی امور میں حالت زمانہ پر آ گیا تھا اُس ہر یک قسم کے فساد کے مقابلہ پر پورے پورے زور سے ان سب ظلمتوں کو اٹھانے کے لئے روشنی کو پھیلانے کے لئے عین ضروری وقت پر باران رحمت کی طرح ان صداقتوں کو دنیا میں ظاہر کیا گیا اور حقیقت میں وہ بارانِ رحمت ہی تھا کہ سخت پیاسوں کی جان رکھنے کے لئے آسمان سے اترا اور دنیا کی روحانی حیات اسی بات پر موقوف تھی کہ وہ آبِ حیات نازل ہو اور کوئی قطرہ اس کا ایسا نہ تھا کہ کسی موجود الوقت بیماری کی دوا نہ ہو اور حالت موجودہ زمانہ نے صدہا سال تک اپنی معمولی گمراہی پر رہ کر یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ وہ ان بیماریوں کے علاج کو خود بخود بغیر اترنے اس نور کے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اپنی ظلمت کو آپ اٹھا سکتا ہے۔ بلکہ ایک آسمانی نور کا محتاج ہے کہ جو اپنی سچائی کی شعاعوں سے دنیا کو روشن کرے اور ان کو دکھاوے جنہوں نے کبھی نہیں دیکھا اور ان کو سمجھاوے جنہوں نے کبھی نہیں سمجھا۔ اس آسمانی نور نے دنیا میں آ کر صرف یہی کام نہیں کیا کہ ایسے معارفِ حقّہ ضرور یہ پیش کئے جن کا صفحہ زمین پر نشان باقی نہیں رہا تھا بلکہ اپنے روحانی خاصہ کے زور سے ان جواہر حق اور حکمت کو بہت سے سینوں میں بھر دیا۔ اور بہت دلوں کو اپنے دلربا چہرہ کی طرف کھینچ لایا اور اپنی قوی تاثیر سے بہتوں کو علم اور عمل کے اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ اب یہ دونوں قسم کی خوبیاں کہ جو سورۃ فاتحہ اور تمام قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں۔ کلامِ الٰہی کی بے نظیری ثابت کرنے کے لئے ایسے روشن دلائل ہیں کہ جیسی وہ خوبیاں جو گلاب کے پھول میں سب کے نزدیک انسانی طاقتوں سے اعلیٰ تسلیم کی گئی ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس قدر یہ خوبیاں بدیہی طور پر عادت سے خارج اور طاقت انسانی سے باہر ہیں۔ اس شان کی خوبیاں گلاب کے پھول میں ہرگز نہیں پائی جاتیں۔ ان خوبیوں کی عظمت اور شوکت اور بے نظیری اس وقت کھلتی ہے جب انسان سب کو من حیث الاجتماع اپنے خیال میں لاوے اور اس اجتماعی ہیئت پر غور اور تدبّر سے نظر ڈالے۔ مثلاً اوّل اس بات کو تصوّر کرنے سے کہ ایک کلام کی عبارت اسے اعلیٰ درجہ کی فصیح اور بلیغ اور ملائم اور شیریں اور سلیس اور خوش طرز اور رنگین ہو کہ اگر کوئی انسان کوئی ایسی عبارت اپنی طرف سے بنانا چاہے کہ جو بتمام و کمال انہیں معانی پر مشتمل ہو کہ جو اس بلیغ کلام میں پائی جاتی ہیں تو ہرگز ممکن نہ ہو کہ وہ انسانی عبارت اس پایۂ بلاغت و رنگینی کو پہنچ سکے۔ پھر ساتھ ہی یہ دوسرا تصوّر کرنے سے کہ اس عبارت کا مضمون ایسے حقائق دقائق پر مشتمل ہو کہ فی الحقیقت اعلیٰ درجہ کی صداقتیں ہوں اور کوئی فقرہ اور کوئی لفظ اور کوئی حرف ایسا نہ ہو کہ جو حکیمانہ بیان پر مبنی نہ ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ تیسرا تصور کرنے سے کہ وہ صداقتیں ایسی ہوں کہ حالت موجودہ زمانہ کو ان کی نہایت ضرورت ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ چوتھا تصور کرنے سے کہ وہ صداقتیں ایسی بے مثل و مانند ہوں کہ کسی حکیم یا فیلسوف کا پتہ نہ مل سکتا ہو کہ ان صداقتوں کو اپنی نظر اور فکر سے دریافت کرنے والا ہو چکا ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ پانچواں تصور کرنے سے کہ جس زمانہ میں وہ صداقتیں ظاہر ہوئی ہوں ایک تازہ نعمت کی طرح ظاہر ہوئی ہوں اور اس زمانہ کے لوگ ان کے ظہور سے پہلے اس راہ راست سے بکلی بے خبر ہوں۔ پھر ساتھ ہی یہ چھٹا تصور کرنے سے کہ اُس کلام میں ایک آسمانی برکت بھی ثابت ہو کہ جو اس کی متابعت سے طالب حق کو خداوند کریم کے ساتھ ایک سچا پیوند اور ایک حقیقی انس پیدا ہو جائے اور وہ انوار اس میں چمکنے لگیں کہ جو مردان خدا میں چمکنے چاہئیں۔ یہ کل مجموعی ایک ایسی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ عقل سلیم بلا توقف و تردّد حکم دیتی ہے کہ بشری کلام کا ان تمام مراتب کاملہ پر مشتمل ہونا متمنع اور محال اور خارق عادت ہے اور بلاشبہ ان تمام فضائل ظاہری و باطنی کو بہ نظر یکجائی دیکھنے سے ایک رُعب ناک حالت ان میں پائی جاتی ہے کہ جو عقلمند کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اس کل مجموعی

کا انسانی طاقتوں سے انجام پذیر ہونا عقل اور قیاس سے باہر ہے اور ایسی رعب ناک حالت گلاب کے پھول میں ہرگز پائی نہیں جاتی کیونکہ قرآن شریف میں یہ خصوصیت زیادہ ہے کہ اس کی صفات مذکورہ کہ جو بے نظیری کا مدار ہیں نہایت بدیہی الثبوت ہیں اور اسی وجہ سے جب معارض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایک حرف بھی ایسے موقعہ پر نہیں رکھا گیا کہ جو حکمت اور مصلحت سے دور ہو اور اُس کا ایک فقرہ بھی ایسا نہیں کہ جو زمانہ کی اصلاح کے لئے اشد ضروری نہ ہو۔اور پھر بلاغت کا یہ کمال کہ ہرگز ممکن ہی نہیں کہ اس کی ایک سطر کی عبارت تبدیل کرکے بجائے اس کے کوئی دوسری عبارت لکھ سکیں۔تو ان بدیہی کمالات کے مشاہدہ کرنے سے معارض کے دل پر ایک بزرگ رعب پڑ جاتا ہے۔

(براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 403 تا 409 حاشیہ نمبر 11)

الفاظ	معانی	اعراب	الفاظ	معانی	اعراب
باطنی	روحانی، پوشیدہ، چھپا ہوا، اندرونی، جو ظاہر نہ ہو	بَاطِنِی	حکیم	اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام، قرآن کریم کی صفت، صاحب حکمت، عالم، باشعور، طبیب	حَکِیْم
مطلق	جو پابند نہ ہو، خود مختار، خالص، کامل	مُطْلَق	منافع	فائدے مند، اچھی چیزیں	مُنَافِع
قویٰ	قوتیں، عملی صلاحیتیں، طاقتیں	قُوٰی	ارواح	روحیں، جانیں، نفوس	اَرْوَاح
تقویت	طاقت، زور، مدد، تائید، مضبوطی	تَقْوِیَتْ	نابود	فنا ہونے والا، غیر موجود، برباد، تباہ	نَابُوْدْ
تجلی	روشنی، نور، شان و شوکت، انوارِ الٰہی	تَجَلِّیْ	بغایت	حد درجے پر، انتہائی، نہایت	بَغَایَتْ
معارف	علم الٰہی، اہل علم و فضل	مُعَارِفْ	حقائق	سچائیاں، واضح بات، امور	حَقَائِقْ
حاجت	ضرورت، خواہش، آرزو	حَاجَتْ	لابدی	ضروری، یقینی، لازمی، بے چارگی	لَابُدِی
حقانی	حق سے منسوب، حق کی طرف، خدا رسیدہ، صداقت پر مبنی، خدا کی معرفت و محبّت میں ڈوبا ہوا	حَقَّانِیْ	بلاغت	خوش بیانی، فصاحت، کلام میں مرتبہ کمال تک پہنچنا	بَلَاغَتْ
فصاحت	خوش بیانی، بلاغت، سلاست و لطافتِ کلام	فَصَاحَتْ	باوصف	اس کے بعد بھی، باوجود کسی بات کے ہوتے ہوئے	بَاوَصْفْ
التزام	لازم قرار دے لینا، خود عائد کردہ شرط یا پابندی	اِلْتِزَامْ	ترک	بھول چوک، کنارہ کشی، دست برداری، دنیا کو چھوڑ دینے کا عمل	تَرْک
غیر واجب	بے جا، نامناسب، خلافِ قانون یا دستور	غَیْرِ وَاجِبْ	انوار	جلوے، روشنیاں، تجلیاں، چمک دمک، تاب	اَنْوَارْ
عبث	بے کار، بے فائدہ، فضول، بے وجہ	عَبَثْ	انواع	قسمیں، نوعیتیں	اَنْوَاعْ
اعتقادی امور	وہ بات جس کا یقین کر لیا گیا ہے	اِعْتِقَادِیْ اُمُوْرْ	بارانِ رحمت	بارش جو کہ اللہ کی رحمت ہو، رحمت کا پانی	بَارَانِ رَحْمَتْ
موقوف	ٹھہرایا گیا، ملتوی کیا گیا، منسوخ کیا گیا، مبنی، منحصر، مقرر	مَوْقُوْف	آبِ حیات	زندگی کا پانی	آبِ حَیَاتْ
صدہا	سینکڑوں، بہت زیادہ، بے شمار	صَدْہَا	شعاعوں	روشنی، کرن، تجلی، چمک دمک	شُعَاع
معارفِ حقّہ	علم الٰہی، معرفتِ ذات خداوندی	مَعَارِفْ حَقّہ	جواہر	قیمتی پتھر جن کی پانچ قسمیں نہایت اعلیٰ سمجھی جاتی ہیں لعل، الماس، یاقوت، نیلم اور زمرد	جَوَاہِرْ

الفاظ	معانی	اعراب	الفاظ	معانی	اعراب
دلربا	محبوب، معشوق، دل لبھانے والا	دِلْرُبَا	بے نظیری	بے مثال، لاثانی، لاجواب	بَے نَظِیْرِیْ
دلائل	ثبوت، شواہد، دلیلیں	دَلَائِل	تسلیم	ماننا، قبول کرنا، سلام کرنا، اعتراف کرنا	تَسْلِیْمْ
بدیہی	جس کے سمجھنے یا سمجھانے میں غور و فکر نہ کرنا پڑے، یقینی، صریح، کھلا ہوا	بَدِیْہِیْ	من حیث الاجتماع	اجتماع کی حیثیت سے	مِنْ حَیْثُ الْاِجْتِمَاعْ
ہیئت	ظاہری بناوٹ، حلیہ، کیفیت، طریق	ہَیْئَتْ	تدبّر	سوچنا، غور کرنا، تدبیر کرنا، غور و فکر، سوجھ بوجھ	تَدَبُّرْ
تصوّر	خیال، سوچ	تَصَوُّرْ	عبارت	مضمون، تحریر	عِبَارَتْ
فصیح	خوش بیان، شیریں کلام، خوش گو	فَصِیْحْ	بلیغ	فصیح البیان، خوش گفتار، جامع، معنی خیز کلام	بَلِیْغْ
ملائم	مناسب، نرم، اتنا نرم کہ آسانی سے مڑ جائے، بردبار	مُلَائِمْ	شیریں	میٹھا، مزیدار، دلکش، عمدہ	شِیْرِیْں
سلیس	آسان، سہل، عام فہم، نرم مزاج	سَلِیْس	بتمام	مکمل	بَتَمَام
دقائق	باریکیاں، اسرار و رموز، نکتے، کسی بات کے محاسن وہ پہلو جو غور و فکر سے سمجھ میں آئیں	دَقَائِقْ	مبنی	بناڈالنے والا، بنوانے والا	مَبْنِیْ
ظہور	اظہار، ظاہر ہونا، جلوہ، تجلّی	ظُہُوْر	راہ راست	صراط مستقیم، صحیح راستہ، حق کی راہ	رَاہِ رَاسْتْ
متابعت	پیروی، اتباع، فرمانبرداری	مُتَابَعَتْ	اُنس	محبت، پیار، الفت، مانوس ہونے کی کیفیت	اُنْس
عقل سلیم	ذہانت مفید، صحیح غور و فکر کرنا	عَقْلِ سَلِیْمْ	بلاتوقف	بنا دیر کئے، بلا تاخیر، فوراً، فی الفور، بے تامل	بِلَا تَوَقُّفْ
تردّد	جدوجہد، سعی، کوشش، شک و شبہ، خوف، اندیشہ، پریشانی	تَرَدُّدْ	بشری	انسانی	بَشَرِیْ
مراتبِ	مرتبے، نکات، معاملات	مَرَاتِبْ	ممتنع	روکنے والا، باز رکھنے والا، منع کرنے والا	مُمْتَنِعْ
محال	جس کا ہونا ممکن نہ ہو، خلاف عقل، مشکل، بعید از قیاس	مُحَالْ	خارقِ عادت	معجزہ، انوکھا، ایسا کام کو معمول کے مطابق نہ ہو	خَارِقِ عَادَتْ
یکجائی	ایک جگہ ہونا، اکٹھا ہونا	یَکْجَائِیْ	قیاس	خیال، گمان، سمجھ	قِیَاسْ
رعب ناک	دہشت ناک، خوف ناک	رُعْبْ نَاکْ	مدار	قیام، ٹھہراؤ	مَدَارْ
معارض	مخالف، جھگڑا کرنے والا، معترض	مُعَارِضْ			

غیرتِ الٰہی کا عظیم الشان مظاہرہ

(انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵؍ جنوری ۲۰۰۸ء)

اللہ ہمیں بچا سکتا ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ” احادیث میں آتا ہے کہ غزوہ اُحد میں جب ابوسفیان نے بڑے زور سے کہا کہ لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ۔ یعنی ہماری تائید میں ہمارا عزیٰ بت ہے مگر تمہاری تائید میں کوئی بت نہیں تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم کہو لَنَا مَوْلٰی وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ ہمارا والی اور ہمارا مددگار ہمارا حیّ و قیوم خدا ہے مگر تمہارا کوئی والی اور مددگار نہیں۔“ فرماتے ہیں کہ ”یہ اَنْتَ مَوْلٰنَا کی سچائی کا کیسا عملی ثبوت تھا کہ تلواروں کے سایہ میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ اللہ ہمیں بچا سکتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 660۔ ایڈیشن 2004ء)

خدا تعالیٰ کی شان بلند ہے

پھر آپؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”جب مسلمانوں کے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے ہیں تو وہ جلدی جلدی واپس لوٹے اور انہوں نے آپؐ کے اوپر سے لاشوں کو ہٹایا۔ معلوم ہوا کہ آپؐ ابھی زندہ ہیں اور سانس لے رہے ہیں۔ اس وقت سب سے پہلے آپؐ کے خود کا کیل نکالا گیا۔ یہ کیل نکلتا نہیں تھا آخر ایک صحابیؓ نے اپنے دانتوں سے نکالا جس کی وجہ سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر آپؐ کے منہ پر پانی چھڑکا گیا تو آپؐ ہوش میں آگئے۔ اکثر صحابہؓ تو تتر بتر ہو چکے تھے صرف چند صحابہؓ کا گروہ آپؐ کے پاس تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا ہمیں اب پہاڑ کے دامن میں چلے جانا چاہئے۔ چنانچہ آپؐ ان کو لے کر ایک پہاڑی کے دامن میں چلے گئے اور پھر باقی لشکر بھی آہستہ آہستہ اکٹھا ہونا شروع ہوا۔ کفار کا لشکر جب واپس جا رہا تھا تو ابوسفیان نے بلند آواز سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا اور کہا ہم نے اُسے مار دیا ہے۔ صحابہؓ نے جواب دینا چاہا مگر آپؐ نے ان کو روک دیا۔ فرمایا: یہ موقعہ نہیں۔ ہمارے آدمی تتر بتر ہو چکے ہیں کچھ مارے گئے ہیں اور کچھ زخمی ہیں۔ ہم تھوڑے سے آدمی یہاں ہیں اور پھر تھکے ماندے ہیں۔ کفار کا لشکر تین ہزار کا ہے اور وہ بالکل سلامت ہے۔ ایسی حالت میں جواب دینا مناسب نہیں۔ وہ اگر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مار دیا ہے تو کہنے دو۔ چنانچہ آپؐ کی ہدایت کے مطابق صحابہؓ خاموش رہے۔ جب ابوسفیان کو کوئی جواب نہ ملا تو اس نے کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا ہے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو پھر جواب دینے سے روک دیا اور فرمایا خاموش رہو۔ وہ کہتا ہے تو کہنے دو چنانچہ صحابہؓ اس پر بھی خاموش رہے۔ ابوسفیان کو جب پھر کوئی جواب نہ ملا تو اس نے کہا ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا ہے۔

حضرت عمرؓ بڑے تیز طبیعت کے تھے۔ آپؓ بولنے لگے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منع کر دیا۔ بعد میں آپ نے بتایا” حضرت عمرؓ نے بعد میں یہ کہا ”کہ میں کہنے لگا تھا کہ تم کہتے ہو ہم نے عمرؓ کو مار دیا ہے حالانکہ عمرؓ اب بھی تمہارا سر توڑنے کے لئے موجود ہے۔ بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی جواب دینے سے منع کر دیا۔ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے نعرہ مارا۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ یعنی ہبل دیوتا جسے ابوسفیان بڑا سمجھتا تھا اس کی شان بلند ہو۔ ہبل کی شان بلند ہو۔ (یعنی آخر ہمارے ہبل نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کو مار ہی دیا۔) صحابہؓ کو چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنے اور جواب دینے سے منع فرمایا تھا اس لئے وہ اب بھی خاموش رہے مگر خدا کا وہ رسولؐ جس نے اپنی موت کی خبر سن کر کہا تھا خاموش رہو جواب مت دو۔ حضرت ابوبکرؓ کی موت کی خبر سن کر کہا تھا خاموش رہو جواب مت دو۔ حضرت عمرؓ کی موت کی خبر سن کر کہا تھا خاموش رہو جواب مت دو اور جو بار بار کہتا تھا کہ اس وقت ہمارا لشکر پراگندہ ہے اور خطرہ ہے کہ دشمن پھر حملہ نہ کر دے اس لئے خاموشی کے ساتھ اس کی باتیں سنتے چلے جاؤ۔ اس مقدس انسانؐ کے کانوں میں جب آواز پڑی اُعْلُ ھُبَلُ۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ ہبل کی شان بلند ہو، ہبل کی شان بلند ہو تو اس کے جذبۂ توحید نے جوش مارا کیونکہ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال نہیں تھا اب ابوبکرؓ اور عمرؓ کا سوال نہیں تھا۔ اب

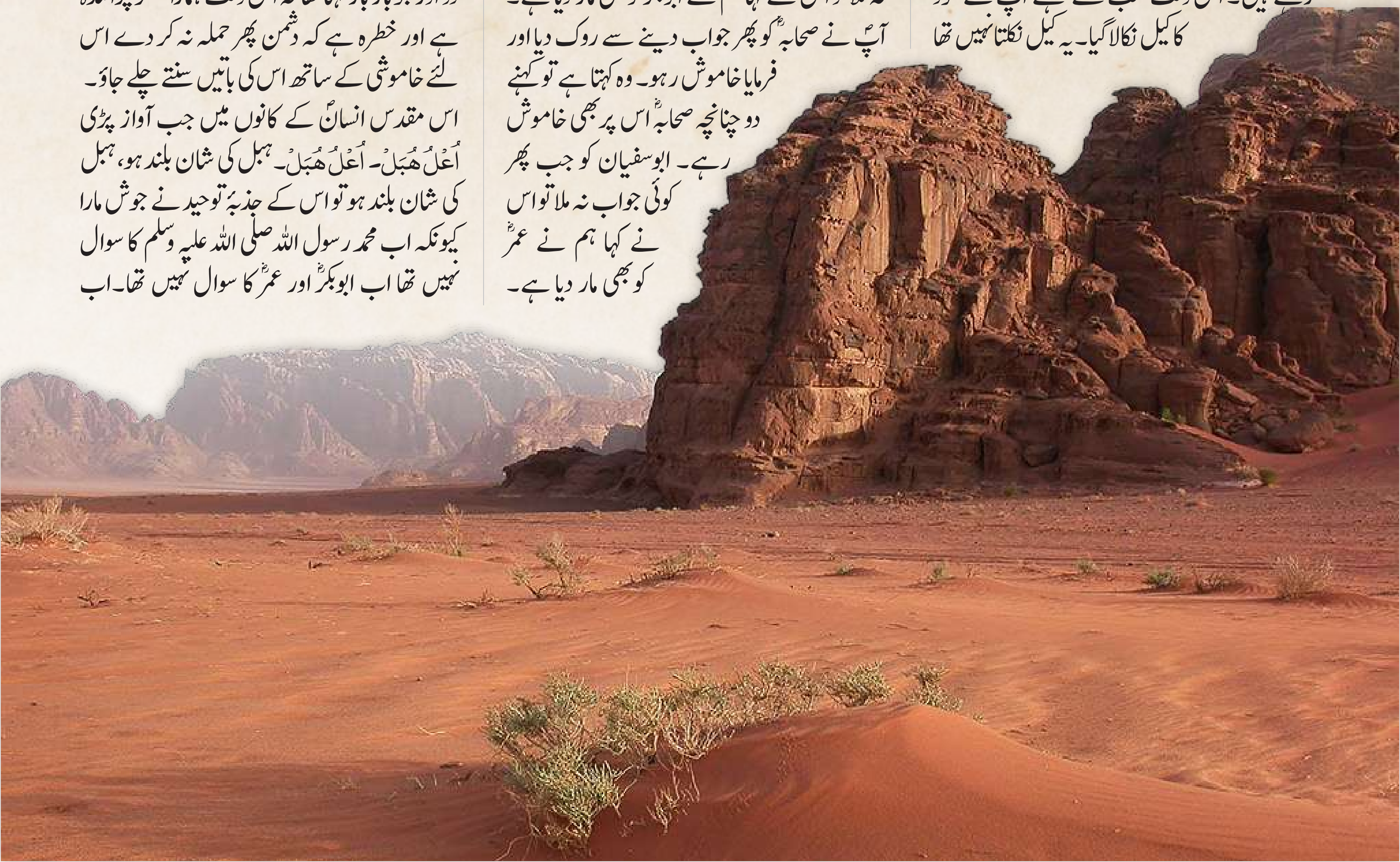

اللہ تعالیٰ کی عزت کا سوال تھا۔ آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا تم کیوں جواب نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ ہبل کیا چیز ہے خدا تعالیٰ کی شان بلند ہے خدا تعالیٰ کی شان بلند ہے۔ یہ کتنا شاندار مظاہرہ آپؐ کے جذبۂ توحید کا ہے۔

آپؐ نے تین دفعہ صحابہؓ کو جواب دینے سے روکا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو خطرہ کی اہمیت کا پورا احساس تھا۔ آپؐ جانتے تھے کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہوگیا ہے اور بہت کم لوگ آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اکثر صحابہؓ زخمی ہوگئے ہیں اور باقی تھکے ہوئے ہیں۔ اگر دشمن کو یہ معلوم ہوگیا کہ اسلامی لشکر کا ایک حصہ جمع ہے تو وہ کہیں پھر حملہ کرنے کی جرأت نہ کرے مگر ان حالات کے باوجود جب خدا تعالیٰ کی عزت کا سوال آیا تو آپؐ نے خاموش رہنا برداشت نہ کیا اور سمجھا کہ دشمن کو خواہ پتہ لگے یا نہ لگے۔ خواہ وہ حملہ کرے اور ہمیں ہلاک کردے اب ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم خاموش کیوں ہو؟ جواب کیوں نہیں دیتے کہ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔"

(تفسیر کبیر جلد10 صفحہ341-342۔ ایڈیشن2004ء)

یہ سارا بیان آپؓ نے سورت کوثر کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل اگر پڑھنی ہے تو تفسیر کبیر میں سے پڑھیں۔ اَور بھی بہت ساری باتیں علم میں اضافے کے لیے وہاں سے مل جائیں گی۔

عتبہ و شیبہ کی اولاد موجود ہے؟

پھر ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ "مکہ کے جن اکابر نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنا چاہا کیا آج دنیا میں ان لوگوں کا کوئی نام لیوا ہے؟ اُحد کے مقام پر ابوسفیان نے آواز دی تھی اور کہا تھا کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے؟ اور جب اس کا جواب نہ ملا تو اس نے کہا ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار ڈالا ہے۔ پھر اس نے آواز دی۔ کیا تم میں ابوبکرؓ ہے؟ اور جب اس کا بھی جواب نہ ملا تو اس نے کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار ڈالا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کیا تم میں عمرؓ ہے؟ جب اس کا بھی جواب نہ ملا تو اس نے کہا ہم نے عمرؓ کو بھی مار ڈالا ہے (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ اُحد) لیکن آج جاؤ اور دنیا کے کناروں پر اس آواز دینے والے کے ہمنوا کفار کے سردار ابوجہل کو بلاؤ اور آواز دو کہ کیا تم میں ابوجہل ہے؟ تو تم دیکھو گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نام پر تو کروڑوں آوازیں بلند ہونا شروع ہو جائیں گی اور ساری دنیا بول اٹھے گی کہ ہاں! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں کیونکہ آپؐ کی نمائندگی کا شرف ہمیں حاصل ہے۔ لیکن ابوجہل کو بلانے پر تمہیں کسی گوشہ سے بھی آواز اٹھتی سنائی نہیں دے گی۔ ابوجہل کی اولاد آج بھی دنیا میں موجود ہے مگر کسی کو جرأت نہیں کہ وہ یہ کہہ سکے کہ میں ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ شاید عُتبہ اور شَیبہ کی اولاد بھی آج دنیا میں موجود ہو مگر کیا کوئی کہتا ہے کہ میں عتبہ اور شیبہ کی اولاد ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ290-291۔ ایڈیشن2004ء)

پس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا اور بلند رکھا۔

کفار ہم پر چڑھائی نہ کریں گے

پھر اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ "انبیاء پر جو مصائب آتے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے ہزار ہا اسرار ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے مصائب آتے تھے۔ جنگ اُحد میں ایک روایت ہے کہ آپؐ کو ستر تلواروں کے زخم لگے تھے اور مسلمانوں کی ظاہری حالت خراب دیکھ کر کفار کو بڑی خوشی ہوئی۔ چنانچہ ایک کافر نے یہ یقین کرکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کبار سب شہید ہوگئے ہوں گے باآواز بلند پکار کر کہا کہ کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ہے؟ آنحضرتؐ نے کہا کہ خاموش رہو۔ اس کا جواب نہ دو۔ خاموشی سے اسے خوشی ہوئی کہ فوت ہوگئے ہوں گے اس واسطے جواب نہیں آیا۔ پھر اسی طرح اس نے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق آواز دی۔ تب بھی ادھر سے خاموشی اختیار کی۔ پھر اس نے حضرت عمرؓ کے متعلق آواز دی۔ حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے کہا کمبخت کیا بکتا ہے۔ سب زندہ ہیں۔ ایسی تلخیوں کا دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے مگر ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اس کے بعد کفار ہم پر چڑھائی نہ کریں گے۔" یہ غالباً غزوہ خندق کے بعد آپ نے فرمایا تھا۔ اُحد کے بعد پھر غزوہ خندق ہوئی۔ یہ ملفوظات کا کیونکہ حوالہ ہے، ہوسکتا ہے لکھنے والے سے رہ گیا ہو تو یہ غزوہ خندق کے بعد آپؐ نے فرمایا تھا کہ اب اس کے بعد کفار ہم پر چڑھائی نہ کریں گے "بلکہ ہم کفار پر چڑھائی کریں گے۔ مکہ سے نکلنے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی تلخی کا وقت تھا۔"

(ملفوظات جلد9 صفحہ266-267۔ ایڈیشن2022ء)

"ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے"

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ (یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے) جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہیں اُن میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ (یعنی بعد میں لوگ اس کا کان کاٹتے ہیں اور اسے عیب دار بنا دیتے ہیں)

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ)

حسد، جھوٹ اور تاخیر ادائیگیٔ قرض

(انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵؍ جنوری ۲۰۰۸ء)

نیکیوں کے قدم مضبوط کریں

چند ایک برائیوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جس نے باوجود اس کے کہ دلوں میں نیکی موجود ہے لیکن پھر بھی بعض احمدیوں کے دلوں میں بھی یہ برائیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور نیکی اور برائی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اگر برائیاں بڑھتی رہیں یا قائم رہیں تو نیکیوں کو نکال دیتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں نیکیوں کے قدم مضبوط ہوں اور برائیوں کو باہر نکالیں تاکہ تزکیہ قلب حقیقی رنگ میں ہو۔ ان برائیوں میں سے ایک حسد ہے۔ ایک جھوٹ ہے۔ پھر قرض لینے کی عادت ہے اور قرض نہ واپس کرنے کی عادت ہے۔ تو آجکل کے معاشرے میں ان باتوں نے بہت سے مسائل پیدا کئے ہوئے ہیں، اس لئے ان کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حسد نیکیوں کو بھسم کر دیتا ہے

حسد سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (الفلق:6)

کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ جب ایک مومن خود بچنے کی دعا کرے گا تو پھر ایک پاک دل مومن یہ بھی کوشش کرے گا کہ دوسرے سے حسد کرنے سے بھی بچے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد حدیث نمبر 4903 وسنن ابن ماجہ ابواب الزھد باب الحسد حدیث نمبر 4210)

نیکیاں جو ہیں وہ حسد سے بالکل ختم ہو جاتی ہیں جل کے راکھ ہو جاتی ہیں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق کرے۔

(مسند احمد جلد نمبر4 مسند انس بن مالک حدیث نمبر 13084 عالم الکتب بیروت لبنان 1998)

تعمیری سوچ میں اپنا وقت لگائیں

یہ چیزیں ہیں جو دلوں میں پاکیزگی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کی پاکیزگی اگر قائم رکھنی ہے۔ اگر اپنی عبادات سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مزکّی کی تعلیم سے فائدہ اٹھانا ہے تو حسد سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

اگر ہر شخص اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کرنے کا عہد کرے تو حسد پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بظاہر بڑے اچھے نظر آنے والے جو لوگ ہیں ان میں بھی دوسروں کے لئے حسد ہوتا ہے جس کی آگ میں وہ آپ بھی جل رہے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جتنا وقت ایسے لوگ حسد کرنے اور چالاکیوں کے سوچنے میں لگاتے ہیں کہ دوسروں کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے اتنا وقت اگر وہ تعمیری سوچ میں لگائیں، دعاؤں میں لگائیں تو شاید حسد سے بچنے اور مسابقت کی روح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں سے زیادہ آگے بڑھا دے اور جلدی آگے بڑھا دے۔

جھوٹ فسق وفجور کا باعث بنتا ہے

پھر دوسری بات جھوٹ ہے۔ اس بارے میں بھی میں اکثر کہتا رہتا ہوں۔ ہر قسم کی غلط بیانی سے بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جھوٹ بھی شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پس اس سے بچنا بھی ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنا تزکیہ کرنا چاہتا ہو انتہائی ضروری ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق کہلاتا ہے۔ صدیق لکھا جاتا ہے۔ ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق وفجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق وفجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب قول اللہ یاایھاالذین امنوااتقوااللہ و کونوا...حدیث نمبر6094)

تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ؟ ہم نے عرض کیا۔ جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

(صحیح بخاری کتاب الشہادات باب ماقیل فی شہادۃ الزور حدیث نمبر2654)

پس آنحضرت ﷺ کو گوارا نہیں تھا کہ ان کی امت میں سے ہو کر اس مزکّی کی طرف منسوب ہو کر پھر آگ میں پڑنے والا ہو اور اس تصور نے ہی آپؐ کو بے چین کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لعنت سے ہمیشہ بچنے کی توفیق دے اور اپنے دلوں کا حقیقی تزکیہ کرنے والا بنائے۔

قرض کی واپسی پر بہانے بنانا خباثت ہے

تیسری بات جو آجکل کا مسئلہ بن کر سامنے آ رہی ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ قرضوں کی واپسی ہے۔ لوگ ضرورت ہو تو قرض لے لیتے ہیں مگر واپسی پر بہت لیت ولعل سے کام لیتے ہیں۔ قرض لینے سے پہلے جس شخص سے قرض مانگا جا رہا ہو۔ اس سے زیادہ نیک اور پُر خلوص دل رکھنے والا اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ نیکیوں اور خوبیوں کا وہ مالک ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی طرف سے واپسی کا مطالبہ ہوتا ہے تو اس سے زیادہ خبیث اور بد دماغ اور ظالم شخص کوئی نہیں ہوتا۔ تو مومن کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پاک دل کی خواہش رکھنے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ اس عظیم رسولؐ اور مزکّیؐ کی طرف منسوب ہونے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پس ہمیں وہی راستے اختیار کرنے چاہئیں جو اس مزکّی نے اپنے اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے پیش فرمائے۔

”ہماری برادری اور رشتہ دار احمدی جماعت ہونی چاہیے“

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء بمقام قادیان)

ہماری جماعت کو چاہیے کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے تو اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس برادرانہ تعلق کو کمزور نہ کرو بلکہ مضبوط کرو اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں، ایک بھائی کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھا جائے، ایک بھائی کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کیا جائے اور ایک بھائی کے سکھ کو اپنا آرام سمجھا جائے۔

ہماری جماعت کو تو کچھ مشکل ہی نہیں کیونکہ یہ ایک عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ ہے لیکن جہاں ایسا نہیں ہوتا وہاں وہ قوم بہت جلد تباہ ہو جاتی ہے جس میں اتحاد نہ ہو اور جس کے افراد بھائی بھائی کی طرح نہ ہوں۔ حالات قومی کے بڑھنے کے ساتھ لڑائی اور فساد بھی بڑھتے ہیں۔ ان کی وجہ سے قومیں بہت سی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہیں۔ **اس لیے ہماری جماعت کو خیال رکھنا چاہیے کہ اگر جھگڑا اور فساد کے وقت ایک آدمی گرم ہے تو دوسرا نرم ہو جائے۔**

اگر ایسا کرو گے تو دیکھو گے کہ اسی گرم آدمی کے ساتھ ایسا اتحاد ہو جائے گا کہ وہ تمہاری جگہ خون بہانے کو تیار ہو گا۔ اگر ایک لڑائی کے لیے ہاتھ اٹھائے تو دوسرا نہ اٹھائے۔ اس وقت کے گزر جانے کے بعد دیکھنا کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی سی دیر کے لیے مونہہ کو بند نہ کر کے جھگڑے کو طول دینے کی وجہ سے قومی مفاد کو پراگندہ کر دینا بہت نادانی ہے۔ پس ہماری جماعت کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ **ہماری برادری اور رشتہ دار احمدی جماعت ہونی چاہیے۔ بلکہ احمدی کیا اسلام ہونا چاہیے۔ کیونکہ اسلام وہی ہے جو ہمارے پاس ہے۔ احمدی تو تمیز کے لیے نام رکھا گیا ہے۔**

اسلام تمام رشتہ داریوں کو مٹا کر ایک ایسی وسیع پیمانہ پر رشتہ داری مقرر کر دیتا ہے۔ جس میں ہر قوم، ہر ملک اور طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں اور جو بھی اسلام قبول کرتا ہے وہ دوسروں کا بھائی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ تمام جماعت ایک رشتہ میں مربوط ہو اور وہ مشکلات جو کسی جماعت کی ترقی میں روک ہو جاتی ہیں آسان ہو کر ترقی کا راستہ صاف ہو جائے۔

(الفضل ۲۷ مئی ۱۹۱۵ء)

تذکرۂ خلفائے راشدین

یارِ غار کی عظمت و شان

تاریخ اسلام میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے مشہور نام حضرت ابوبکرؓ کا ہے۔ آپ نہ صرف اسلام کی تاریخ میں بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی بہت اونچا درجہ رکھتے ہیں اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو تاریخ کا رخ موڑ دیتے ہیں۔

آپ کے بچپن اور جوانی کے حالات کے متعلق زیادہ پتہ نہیں چلتا۔ پیدائش پر آپ کا نام عبدالکعبہ رکھا گیا تھا۔ مسلمان ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ آپ کی خوبصورتی کی وجہ سے لوگ آپ کو عتیق کہا کرتے تھے۔ سب سے پہلے مسلمان ہونے کی وجہ سے آپ صدیق کہلائے۔ والد کا نام عثمان ابوقحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر سلمٰی تھا۔ ماں باپ دونوں قریش کے خاندان بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً اڑھائی تین برس چھوٹے تھے۔

(سوانح حضرت ابوبکرؓ۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ صفحہ نمبر2-1)

خانہ کعبہ کی تولیت کا اعزاز

آپ کا نام عمرؓ تھا۔ حضرت عمرؓ ہجرت نبوی سے ۴۰ برس قبل پیدا ہوئے۔ اس طرح آپ حضرت رسول کریم ﷺ سے عمر میں 13 سال چھوٹے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب کچھ یوں ہے۔ عمرؓ بن خطاب بن نفیل۔ اہل عرب عموماً عدنان یا قحطان کی اولاد ہیں۔ عدنان کی نسل سے حضرت عمرؓ پیدا ہوئے۔ اس طرح حضرت عمرؓ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں جا کر حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ خانہ کعبہ کی تولیت کا کام جو کہ آپ کے خاندان یعنی قریش سے متعلق تھا اس میں آپ کے آباء صیغہ سفارش کے افسر تھے یعنی قریش کو جب کسی قبیلے کے ساتھ کوئی ملکی معاملہ پیش آتا تو اس کے لئے صیغہ کے نگران بن کر جایا کرتے۔ آپ کی والدہ جن کا نام حنتمہ تھا ہشام بن المغیرہ کی بیٹی تھیں۔ مغیرہ اس رتبہ کے آدمی تھے کہ جب قریش کسی قبیلہ سے لڑنے کے لئے جاتے تو فوج کا اہتمام یہ کیا کرتے تھے گویا حضرت عمرؓ نجیب الطرفین تھے۔

(طبقات ابن سعد)

امارت اور قبولِ حق

حضرت عثمانؓ قریش کے قبیلہ بنو امیہ میں اصحاب الفیل کے واقعہ سے پانچ سال بعد سن 575 عیسوی میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عفان اور والدہ صاحبہ کا نام اروٰی تھا۔ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں پانچ سال اور حضرت ابوبکرؓ سے اڑھائی سال چھوٹے تھے جب کہ حضرت عمرؓ سے آپ آٹھ سال اور حضرت علیؓ سے 25 سال بڑے تھے۔ آپؓ کے والد کپڑے کے تاجر تھے اور کافی امیر آدمی تھے۔ اس لیے آپ کی پرورش بڑے ناز و نعمت سے ہوئی۔ بچپن سے ہی آپ کی طبیعت نیکی کی طرف مائل تھی۔ شرم و حیا حد درجہ تھی۔ آپ کے والدین نے آپ کی اچھی تربیت کی اور لکھنا پڑھنا سکھایا۔ اس زمانہ میں سکول وغیرہ تو تھے نہیں اس لیے صرف وہی لوگ لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے تھے جو بہت امیر اور با اثر خاندانوں میں سے ہوتے تھے۔ آپ کو بُرے کاموں سے نفرت تھی۔ آپ ہمیشہ بُرے کاموں سے بچتے تھے۔ بڑے ہو کر آپ نے اپنے خاندانی پیشہ تجارت کو اپنایا جس کے باعث آپ کئی دوسرے ملکوں میں بھی جانے کا موقع ملا۔

(سوانح حضرت عثمان غنیؓ۔ شائع کردہ خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر4-3)

بچپن اور کاملِ صادق کی پہچان

حضرت علیؓ دس سال کی عمر کے تھے کہ انہوں نے حضرت خدیجہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت میں مصروف دیکھا۔ عبادت کے اس طریق نے حضرت علیؓ کے دل پر گہرا اثر کیا۔ آپ نے حیرت و استعجاب کے رنگ میں پوچھا کہ آپ کیا کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اس سے آگاہ کیا تو حضرت علیؓ نے بھی آپ کے اس طریق عبادت اور مذہب کو قبول کر لیا۔ اس طرح بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت علیؓ تھے۔ آپ کی عمر اس وقت دس برس تھی۔

(سوانح حضرت علی۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر 2)

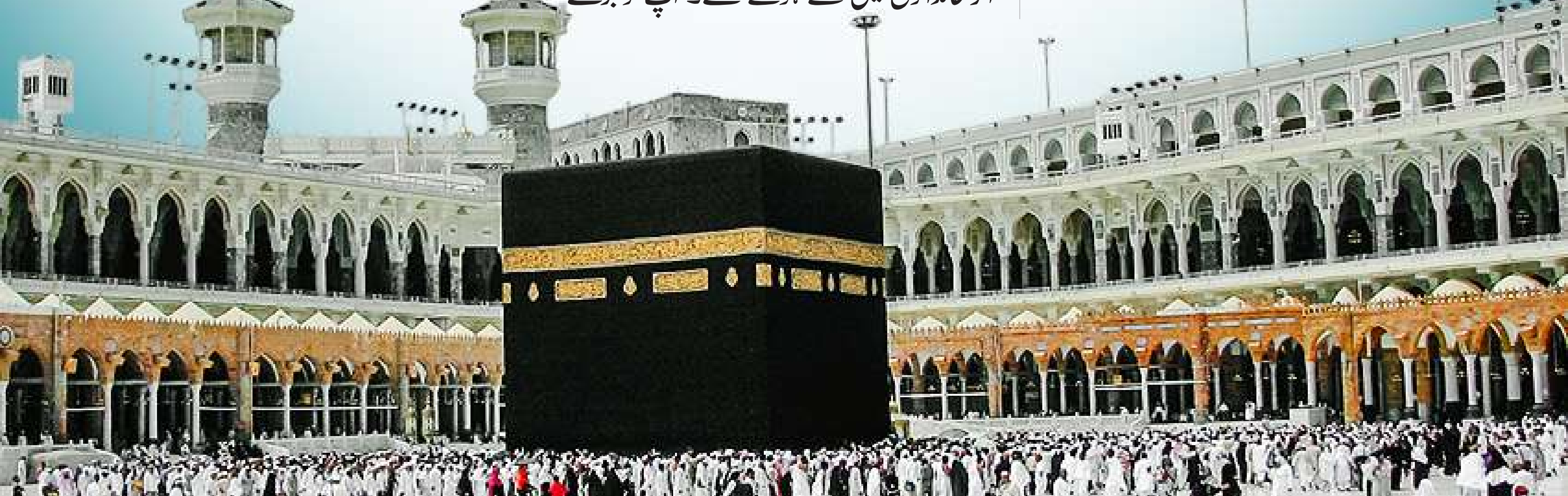

کوئی موقع تربیت کا ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔ آپ کا انداز تربیت کتنا پُر جذب، مؤثر اور دلکش ہوتا ؟ اس کا اندازہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بیان فرمودہ چند واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

اول: "اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کوئی واقعہ سامنے آتا تو امی کہہ اٹھتیں دیکھو طاری ! اللہ اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے اور اس کی مثال میں مجھے بعض دفعہ حضرت موسیٰؑ اور گڈریے کا قصہ سناتیں اور کچھ اس انداز سے اور اس پیار بھرے لہجہ سے خدا کا ذکر کرتیں کہ ہر ہر لفظ گویا محبت کی کہانی ہوتا اور پھر اسی طرح خدا کے پاک کلام قرآن پاک سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتی تھیں اور مجھے بھی پڑھنے کے لئے کہتی تھیں۔ جب میں پڑھتیا تھا تو ساتھ ساتھ میری غلطیاں درست کرتی جاتی تھیں اور مجھے نماز پڑھانے کا ایسا شوق تھا کہ بچپن سے ہی کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ کر مجھے نماز کے لئے مسجد میں بھیج دیا کرتی تھیں اور اگر میں کبھی کچھ کوتاہی کرتا تو بڑے افسوس اور حیرت سے کہتیں کہ طاری !تم میرے ایک ہی بیٹے ہو میں نے خدا سے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہی دعا کی تھی کہ اے میرے رب مجھے ایسا لڑکا دے جو نیک ہو اور میری خواہش ہے کہ تم نیک بنو اور قرآن شریف حفظ کرو۔ اب تم نمازوں میں تو نہ کوتاہی کیا کرو۔ مگر جب میں نماز پڑھ لیتا تو میں دیکھتا کہ امی کا چہرہ وفور مسرت سے تمتما اٹھتا اور مجھے بھی تسکین ہوتی۔ پھر مجھے اکثر کہتیں طاری قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مولانا دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت، صفحہ نمبر 15-14)

"جو دستِ سوال دراز کرے وہ اخلاقی موت مرتا ہے"

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۴ء بمقام قادیان)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کام نہیں ملتا اور اس کی تشریح کرائی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کے حسب منشاء کام نہیں ملتا حالانکہ سائل ہونے سے بہتر ہے کہ جو کام بھی ملے کر لیا جائے۔

مثلاً ایک وکیل کو اگر وکالت کا کام نہ ملے اور وہ ٹوکری ڈھونے لگ جائے تو یہ اس کی شرافت کی دلیل ہوگی اور اس میں کوئی ذلّت نہیں۔ نکمّے بیٹھنے کی بجائے اگر وہ حلال روزی ٹوکری ڈھو کر کمائے گا تو اس کے محلہ والوں میں سے ہی کئی اسے اس سے اچھی نوکری دینے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

پہلے تو لوگ شرم کی وجہ سے نہیں کہتے کہ آپ یہ معمولی نوکری کر لیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں دوسرا اسے ہتک نہ سمجھے۔ جیسے بعض خاندان بڑے سمجھے جاتے ہیں ان کی لڑکیوں کے رشتے کے لیے کوئی اس خوف سے پوچھتا ہی نہیں کہ ایسا نہ ہو ناراض ہو جائیں۔

اسی طرح ایک وکیل کو کوئی شخص یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ آپ میری دکان پر پندرہ روپے کی نوکری کر لیں لیکن اگر وہ مزدوری کرنے لگ جائے تو دوسرا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں میرے پاس پندرہ روپے کی جگہ ہے۔ پھر ممکن ہے دوسرا پچیس روپیہ ماہوار پیش کر دے کہ میری دکان پر آجاؤ، تیسرا اس سے بھی زیادہ دینے پر تیار ہو جائے اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ سوڈیڑھ سو روپیہ تک جا پہنچے۔

جو شخص گھر میں بھوکا پڑا رہے وہ جسمانی موت کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور جو دستِ سوال دراز کرے وہ اخلاقی موت مرتا ہے لیکن جب دونوں صورتیں نہ ہوں تو دنیا ایسے شخص کو عزت دیتی ہے۔
میرے پاس کئی ایسے لوگ آتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کام کیوں نہیں کرتے ؟ وہ کہتے ہیں ملتا نہیں اور اگر بتایا جائے کہ فلاں کام ہے تو کہیں گے کہ اس میں تو پندرہ روپے ملتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آتا کہ پندرہ روپے صفر سے تو بہرحال زیادہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی

مولانا ابوالکلام آزاد صاحب

ہندوستان کے مشہور عالم دین اور مفسر قرآن اور صحافی ابوالکلام آزاد گواہی دیتے ہیں۔
"کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق وعادات اور کیا بلحاظ خدمات وحمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز، برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔" (اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

منشی سراج الدین صاحب

مشہور مسلم لیڈر اور صحافی اور شاعر مولانا ظفر علی خان صاحب کے والد بزرگوار منشی سراج الدین صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار گواہی دیتے ہیں۔
"ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے ۔۔۔ آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے۔" (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

تذکرہ خلفائے احمدیت

"نماز کون پڑھتا ہے ؟"

مکرم صاجزادہ مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ حضرت خلیفہ المسیح الاول کا حافظہ بہت ہی اچھا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کو دودھ چھوڑنا بھی یاد تھا۔ اس پر فضل یہ ہوا کہ ایسے گھر میں آنکھ کھلی جہاں ہر وقت اللہ اور رسول کا ذکر رہتا تھا۔ شروع میں آپ نے اپنی والدہ صاحبہ ہی کی گود میں قرآن اور انہیں سے پنجابی زبان میں دین کی کتابیں پڑھیں۔ پھر مدرسہ میں داخل ہوئے۔ نماز کا شوق مدرسے کی پڑھائی کے وقت سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ آپ کے استاد دوسرے بچوں کے ساتھ آپ کو نماز پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔

نماز کے ساتھ آہستہ آہستہ دعاؤں کا شوق بھی آپ کے دل میں پیدا ہو گیا۔ ایک دفعہ ایک لڑکے نے وضو کر لینے کے بعد سب کو کہا کہ نماز کون پڑھتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی پیشانی ایک کچی دیوار کے ساتھ رگڑی۔ جس سے مٹی کا نشان ماتھے پر نظر آنے لگا۔ اس طرح اس نے سب لڑکوں کو نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر آپ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ شوق اور بڑھ گیا۔ مدرسے کے زمانے میں آپ کو کتابیں جمع کرنے کا شوق ہو گیا اور یہی آپ کا بچپن کا شوق تھا۔ عمر بھر کبھی کوئی کھیل نہیں کھیلا۔ صرف ایک ہی کھیل کھیلا ہے اور وہ تیرنا ہے۔ آپ کو تیرنا خوب آتا تھا۔ بعض دفعہ بڑے بڑے دریاؤں میں بھی تیرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گھوڑے کی سواری کا بھی شوق تھا۔ خود فرماتے ہیں۔ ہم چھوٹے تھے۔ ہمارے والد صاحب لگام چھپا دیتے تھے۔ تا چھوٹے بچے تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر گر نہ جائیں۔ مگر ہم گھوڑے کے گلے کی رسی ہی سے گھوڑے کو چلا لیتے تھے۔ آپ کے وطن میں پنجابی بولی جاتی تھی۔ پہلی دفعہ آپ نے ایک ہندوستانی سپاہی کو اردو زبان میں بات کرتے سنا۔ جسے آپ نے بے حد پسند کیا۔

(سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، نور اللہ مرقدہ، تصنیف رضیہ درد، صفحہ 6-5)

جماعت کے غرباء سے محبت

حضرت خلیفہ ثانیؓ کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرماتے ہیں:۔ میں اپنے گھروں میں سادگی کے بارے میں بات کر رہا تھا ایک واقعہ یاد آ گیا جس کا اثر اب تک باقی ہے۔ کافی عرصہ کے بعد ابا جان نے یو۔پی کے ایک گاؤں سے جہاں قالین کھڈیوں پر بنائے جاتے تھے اور بہت معمولی قسم کے موٹی اور کھردری اُون کے اور سستے ہوتے تھے۔ ان قالینوں کے معمولی اور سستے ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ فی قالین قیمت تقریباً چالیس روپے تھی منگوا کر سب گھروں میں ایک ایک قالین دے دیا۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ قادیان کے پڑوس کے ایک گاؤں میں ایک احمدی معمر خاتون کھدر میں ملبوس، ننگے پاؤں مٹی سے لت پت ابا جان سے ملنے آئیں۔
اس وقت آپ اس کمرہ میں ہی بیٹھے تھے جہاں قالین بچھا ہوا تھا۔ وہ بے تکلف سیدھی کمرہ میں داخل ہوئیں۔ اتنے میں گھر میں سے کسی نے اس کا بُرا منایا کہ قالین پر مٹی سے بھرے ہوئے پاؤں لے کر آ گئی ہیں۔ منہ سے کسی نے کچھ نہیں کہا تھا لیکن وہ گہری نگاہیں فوراً تاڑ گئیں کہ اس حرکت کو بُرا منایا گیا ہے۔ آپ اسے برداشت نہ کر سکے۔ آپ نے ایک ملازمہ کو بلا کر کہا کہ یہ قالین فوراً یہاں سے لے جا کر باہر پھینک دو۔ اور فرمایا کہ جو قالین میرے اور میری جماعت کے غرباء کے راستے میں حائل ہے وہ میرے گھر میں نہیں بچھایا جا سکتا۔

ہمیں ہمیشہ نصیحت کرتے کہ جماعت کے غرباء سے خاص طور پر عزت اور احترام کا سلوک کرنا اور ہمیشہ ان کو اپنے سے بہتر اور معزز جاننا ہے۔ جب بھی کوئی ملنے آجاتا تو کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور یہی ہمیں سکھایا۔ اور نگرانی بھی فرماتے کہ یہ سبق بچے یاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ تربیت کے ضمن میں چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی نظر انداز نہیں فرماتے تھے۔

(یادوں کے دریچے، صفحہ نمبر19)

بچپن میں قوت برداشت کا ایک واقعہ

سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کہتی ہیں: آپ جب پندرہ برس کے تھے تو آپ کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ہڈی مکمل طور پر ٹوٹ گئی تھی اور ٹوٹا ہوا حصہ اوپر والے حصہ پر چڑھ گیا تھا۔ انتہائی تکلیف کا سامنا تھا۔ لیکن آپ نے کمال برداشت کا نمونہ دکھایا۔ اپنا یہ واقعہ مجھے سناتے ہوئے فرمایا۔ کہ بڑے ماموں جان (حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب) نے بڑھئی کو بلوایا اپنے سامنے بازو باندھنے کے لئے پھٹیاں تیار کروائیں اور پھر بغیر بے ہوش کئے کھینچ کر بازو کو درست کر کے باندھا۔ فرمایا۔ میں نے وہ ساری تکلیف خاموشی سے برداشت کی اور اس کا کوئی اظہار نہ ہونے دیا۔

(حضرت مرزا ناصر احمد۔ سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر۔ صفحہ نمبر 14-15)

نماز اور قرآن کریم پڑھنے کی نصیحت

مولانا دوست محمد شاہد صاحب فرماتے ہیں: حضرت ام طاہرؓ دعا کے ساتھ ساتھ تربیت اولاد کے اسلامی

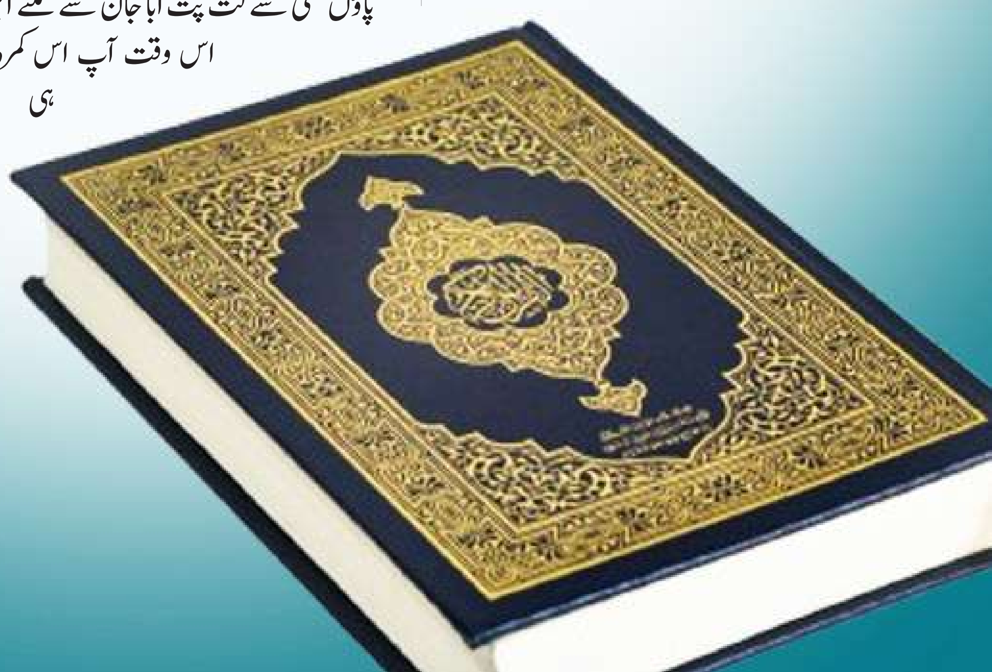

اصولوں کی نہایت سختی سے پابندی کرتی تھیں اور کوئی موقع تربیت کا ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔ آپ کا انداز تربیت کتنا پُر جذب، مؤثر اور دلکش ہوتا ؟ اس کا اندازہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بیان فرمودہ چند واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

اول: "اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کوئی واقعہ سامنے آتا تو امی کہہ اٹھتیں دیکھو طاری! اللہ اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے اور اس کی مثال میں مجھے بعض دفعہ حضرت موسیٰؑ اور گڈریے کا قصہ سناتیں اور کچھ اس انداز سے اور اس پیار بھرے لہجہ سے خدا کا ذکر کرتیں کہ ہر ہر لفظ گویا محبت کی کہانی ہوتا اور پھر اسی طرح خدا کے پاک کلام قرآن پاک سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتی تھیں اور مجھے بھی پڑھنے کے لئے کہتی تھیں۔ جب میں پڑھتا تھا تو ساتھ ساتھ میری غلطیاں درست کرتی جاتی تھیں اور مجھے نماز پڑھانے کا ایسا شوق تھا کہ بچپن سے ہی کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ کر مجھے نماز کے لئے مسجد میں بھیج دیا کرتی تھیں اور اگر میں کبھی کچھ کوتاہی کرتا تو بڑے افسوس اور حیرت سے کہتیں کہ طاری! تم میرے ایک ہی بیٹے ہو میں نے خدا سے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہی دعا کی تھی کہ اے میرے رب مجھے ایسا لڑکا دے جو نیک ہو اور میری خواہش ہے کہ تم نیک بنو اور قرآن شریف حفظ کرو۔ اب تم نمازوں میں تو نہ کوتاہی کیا کرو۔ مگر جب میں نماز پڑھ لیتا تو میں دیکھتا کہ امی کا چہرہ وفورِ مسرت سے تمتما اٹھتا اور مجھے بھی تسکین ہوتی۔ پھر مجھے اکثر کہتیں طاری قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مولانا دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت، صفحہ نمبر 15-14)

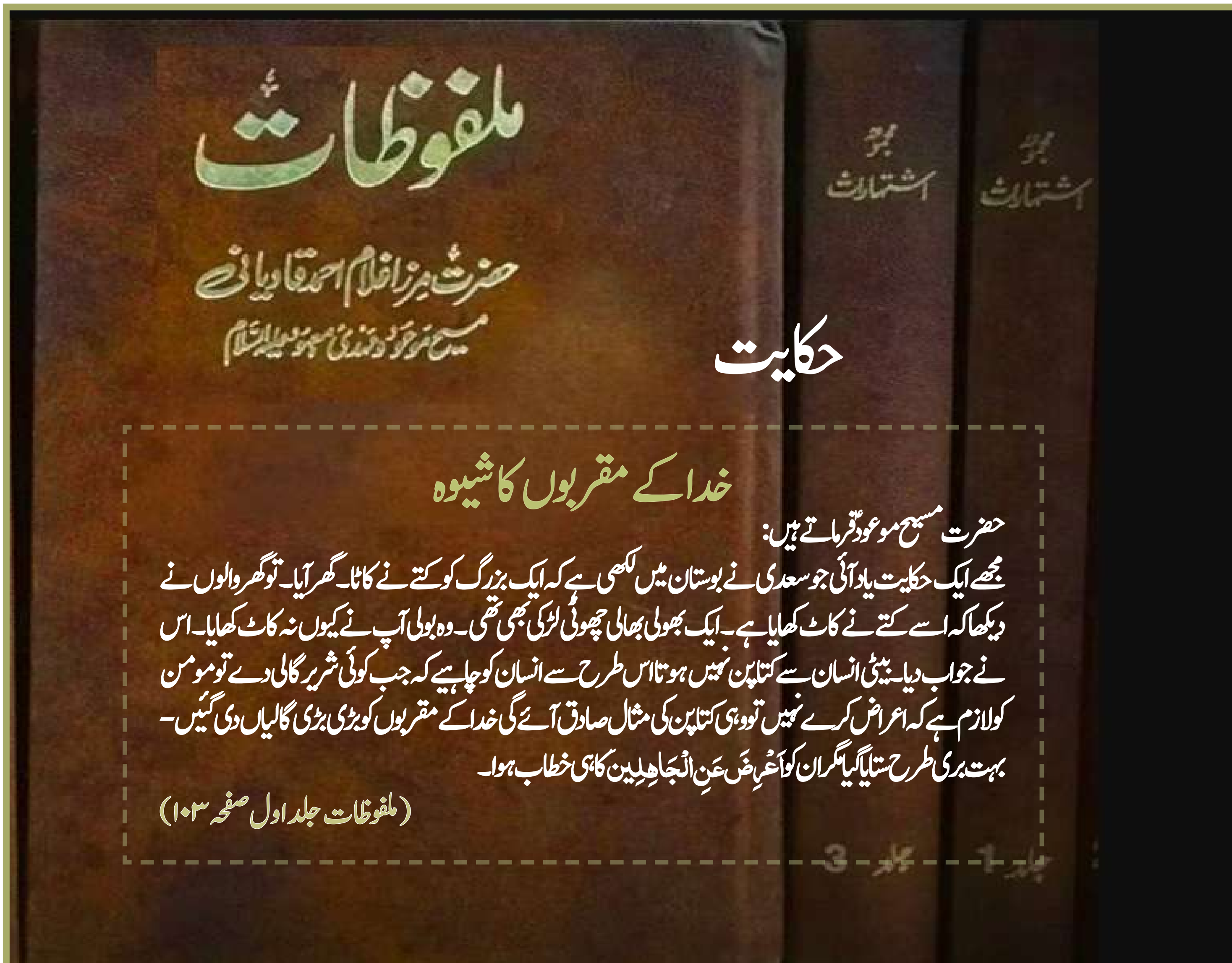

حکایت

خدا کے مقربوں کا شیوہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا۔ تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا۔ اس نے جواب دیا۔ بیٹی انسان سے کتا پن نہیں ہوتا اس طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتاپن کی مثال صادق آئے گی خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِين کا ہی خطاب ہوا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۳)

صحابی حضرت مسیح موعودؑ

حضرت شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے اس الہام اِنِّی مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَاِھَانَتَکَ کے ذریعے وعدہ فرمایاہے کہ میں اس کی ہتک کروں گا جوتیری ہتک کا ارادہ کرے گا۔ یہ الہام نہ صرف حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حق میں پورا ہوا اور ہورہا ہے بلکہ آپ کے غلام بھی اس وعدے کے مصداق ہیں۔اس سلسلہ میں حضرت شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دورانِ تعلیم پیش آنے والا ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ آپ حضرت صوفی شیخ مولابخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف لاہور (جو کہ 313 صحابہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام میں سے تھے) کے بڑے صاحبزادے تھے۔ بی۔اے کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپؓ کو مزید تعلیم کے سلسلہ میں گھر سے ایک پرائیویٹ ہوسٹل میں منتقل ہونا پڑا۔ اس ہوسٹل میں مختلف کالجوں کے اور طلباء بھی رہا کرتے تھے۔ آپؓ نے چندہ اکٹھا کر کے ہوسٹل کے عین صحن میں ایک چبوترہ بنایا جس نے بعدازاں مسجد کا رنگ اختیار کر لیا۔ آپؓ نے اپنے ہاتھ سے فرش لگایا، پانی کا مٹکا لاکر رکھا، لوٹے رکھے اور صفیں بچھاکر پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ آپؓ اذان خود دیتے اور غیر احمدی اصحاب کو بھی تاکید کرتے کہ وہ بھی نمازادا کیا کریں۔ کئی طلباء نے قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اس ہوسٹل میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کے دو مرید بھی تھے جو مذہبی اختلاف کی وجہ سے دشمنی رکھتے تھے۔ (پیر جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی فرقے کے پیر تھے اور جماعتِ احمدیہ کے سخت مخالفین میں شمار ہوتے تھے)۔ اس ہوسٹل میں ایک ڈاکٹر حمید اللہ بیگ صاحب بھی رہتے تھے وہ ان مریدوں سے مل گئے اور سازش کی کہ اس چبوترے پر احمدیوں کو نماز پڑھنے سے روکا جائے۔ عصر کی نماز کے وقت انہوں نے ایک لڑکے کو امام بنا کر کھڑا کر دیا اور پہلے نماز پڑھنے لگ گئے۔ ایک روز آپؓ نے کالج سے آنے کے بعد عصر کی اذان دی اور فوراً نماز شروع کر دی۔ ایک دو احمدی جو ہوسٹل میں آپ کے ساتھ رہتے تھے انہوں نے فساد سے بچنے کے لئے تجویز دی کہ آئندہ اذان نہ دیں۔ چنانچہ فساد بڑھنے کے اندیشہ کے پیشِ نظر آپ نے غیر احمدیوں کو کہا کہ کوئی بات نہیں ہم احمدی اندر نماز پڑھ لیا کریں گے۔ آپ اس جگہ نماز پڑھ لیں۔ آپؓ کو اس بات کی خوشی تھی کہ کم از کم مخالفت کی وجہ سے ہی سہی، غیر احمدیوں نے نماز تو پڑھنی شروع کر دی تھی۔ جب کچھ دن آپ چبوترے پر نماز پڑھنے کے لئے نہ آئے تو حمید اللہ بیگ صاحب کی تحریک پر پیر صاحب کے مریدوں نے اس چبوترے کی صفوں کو دھونا شروع کر دیا کہ مرزائیوں کے نماز پڑھنے سے یہ پلید ہوگئی ہیں۔ آپؓ نے بیان کیا کہ جب یہ مخالفت جاری تھی تو آپ نے اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ اس وقت وہاں موجود تھے) نے بڑے دردِ دل سے دعا کی کہ اللہ ہم کمزور ہیں تو ہماری مدد کر۔ چنانچہ ان دنوں اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد اس طرح کی کہ حمیداللہ بیگ جو اس ساری مخالفت میں پیش پیش تھا اور اس تحریک کا مدار المہام تھا سے کچھ ایسی غلطیاں سرزد ہوئیں کہ وہ پورے کالج اور ہوسٹل میں بدنام اور رسوا ہوگیا۔

(الفضل 21 جنوری 2021)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جن المناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے چند نمایاں باب یہ ہیں۔ جانیں قربان کیں، تیروں اور تلواروں سے شہید کیا گیا، صلیب دے کر شہید کیا گیا، جلتے انگاروں پر لٹایا گیا، الٹا لٹکا کر نیچے آگ جلا دی گئی۔ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا، بھوک اور پیاس میں مبتلا رکھا گیا۔ عین دوپہر کے وقت گرم پتھروں پر گھسیٹا گیا، زدوکوب کیا گیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا گیا، جوتیوں سے اتنا مارا گیا کہ پہچانے نہ جاتے تھے۔ شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم رکھا گیا۔ مسلمان ماؤں سے ان کے چھوٹے بچے جدا کر دیئے گئے، قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں، سوشل بائیکاٹ کیا گیا، ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے گئے، شوہروں نے مسلمان بیویوں کو طلاق دے دی۔ وطن سے بے وطن کیا گیا، مسلمانوں کی محنتوں کا معاوضہ ضبط کرلیا گیا، مقدس حاملہ عورتوں کے حمل گرائے گئے، نام بگاڑے گئے، عبادت گاہیں گرا دی گئیں، خدائے واحد کی عبادت کرنے سے روکا گیا۔ غرضیکہ ہر روز نئے ستم ایجاد کئے گئے۔ ہر رات نئے ظلم تراشے گئے۔ صبح و شام کو مصائب و آلام کی چکیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ زندگی کی ہر گھڑی موت کا الارم سناتی تھی، ہر سانس زہریلا پل تھا۔

غزوہ اُحد کے قریب زمانہ میں دس صحابہ کو بے قصور ظالمانہ طور پر موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ مگر کسی نے صداقت سے منہ نہ موڑا۔ ان میں سے ایک صحابی حضرت خبیبؓ نے شہادت سے قبل دو نفل ادا کئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے تختہ دار کو چوم لیا۔

لست ابالی حین اقتل مسلماً۔ علی ای جنب کان للہ مصرع وذالک فی ذات الالہ وان یشا۔ یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

یعنی جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ میری یہ سب قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو میرے ریزہ ریزہ اعضاء میں بھی برکت ڈال دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی)

شرائط بیعت (تیسری شرط کا تسلسل)

تحریر:۔ محمد جہانزیب قریشی

نماز میں ذوق کس طرح حاصل ہو

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:
"اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور نا آشنا سا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"۔

(ملفوظات جلد دوم ص 616 جدید ایڈیشن)

نماز تہجد کا التزام کریں

پھر اس تیسری شرط میں یہ ہے کہ نماز تہجد پڑھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 80)

سو سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کر دے۔

حضرت بلال رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہیں تہجد کا التزام کرنا چاہیے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے، برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے تو میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف کے دور کرنے کے لئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف دور کروں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 ص 521، مطبوعہ بیروت)

نوافل کے حیرت انگیز ثمرات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا قرب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر دی ہے، حاصل کر سکتا ہے، اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

اہلِ خانہ کو تحریک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکے وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ)

زکوٰۃ۔ تعریف و فرائض

”۔۔۔۔ سواپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔۔۔“

تحریر: محمد عثمان قمر۔ جرمنی

احادیث مبارکہ

أَنَّ أَنَسً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر نے ان کیلئے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت ﷺ نے مقرر کی تھی۔ اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے۔

يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشُقُّ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُخْرِجَ فِيهِ زَكَاةَ مَالِهِ

(کنز العمال. کتاب الزکواۃ)

ترجمہ:۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے وقت تکلیف محسوس کرے گا۔

فَقَالَ الْقَاسِمُ بِنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكوٰةٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطِيَاتِهُمْ سَأَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَّالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ إِلَيْهِ عَطَاءَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

(موطا امام مالک کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ)

ترجمہ:۔ قاسم بن محمدؒ نے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ کی مال میں سے زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک ایک سال اس پر نہ گزرتا اور آپ جب لوگوں کو ان کے وظائف دیتے تو پوچھ لیتے کہ تم پر کسی مال کی زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ کہتا کہ ہاں تو اسی وظیفہ میں سے زکوٰۃ نکال لیتے اور اگر کہتا نہیں تو اس کو وظیفہ دے دیتے اور کچھ اس میں سے نہ لیتے۔

زکوٰۃ کیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

” زکوٰۃ کیا ہے۔ يُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَ يُرَدُّ إِلَى الْفُقَرَاءِ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ اُمراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی مدد کی جائے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو۔ تو پرواہ نہیں۔ اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے۔ میں اس کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی تم ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے ۔ جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں ۔ کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جائے۔ اور وہ کہے کہ اچھا اسے منت دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ باسی اور سڑی بسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں۔ فقیروں کو دے دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہیں۔ اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پر کہتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی۔ جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔ اس موقع پر ایک بھائی نے عرض کی کہ حضور بعض فقیر بھی کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی باسی روٹی دے دو۔ پھٹا پرانا کپڑا دے دو۔ وہ مانگتے ہی پرانا اور باسی ہیں۔

فرمایا:۔ تم نئی دے دو گے ؟ وہ کیا کریں۔ جانتے ہیں۔ کہ کوئی نہیں دے گا۔ اس لئے وہ ایسا سوال کرتے ہیں۔ جہاں تک ہو

سکے۔ مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کرو۔"
(البدر قادیان، اکتوبر ۱۹۰۸ء)

معلق مال کی زکوٰۃ

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ تجارت کا مال جو ہے۔ جس میں بہت سا حصہ خریداروں کی طرف ہوتا ہے۔ اور اُگراہی* میں پڑا ہوتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو مال معلق ہے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے۔ لیکن تاجر کو چاہئے کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اس مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے۔ اور مناسب دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔" (الحکم قادیان، ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء، البدر قادیان، ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء)

* اُگراہی (ایسا مال جو ابھی قابل وصول ہے)

زیور پر زکوٰۃ

زکوٰۃ ہر قسم کے سونے اور چاندی پر واجب الادا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کیلئے دیا جائے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کیلئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنی موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو زیور روپیہ کی طرح جمع رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔"

(تحریری فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطبوعہ الحکم قادیان، ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

مکانات و جواہرات پر کوئی زکوٰۃ نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کسی شخص کا خط سے سوال پیش ہوا۔ کہ میرا پانچ سو روپیہ کا حصہ ایک مکان میں ہے۔ کیا اس حصہ میں مجھ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ " جواہرات و مکانات پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔"

(البدر قادیان ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

مکان اور تجارتی مال پر زکوٰۃ

ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مکان خواہ کتنے ہزار روپیہ کا ہو۔ اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر کرایہ پر چلتا ہو۔ تو آمد پر زکوٰۃ ہے۔ ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے۔ زکوٰۃ نہیں۔ حضرت عمر چھ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے۔ اور روپیہ پر زکوٰۃ لگائی جاتی تھی۔"

(البدر قادیان ۱۴۔ فروری ۱۹۰۷)

قرض پر زکوٰۃ

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے۔ کیا اس کو زکوٰۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا: "نہیں۔"

(البدر قادیان ۲۱۔ فروری ۱۹۰۷ء)

ادائیگی زکوٰۃ

زکوٰۃ دین کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور حسب شرائط اس کی ادائیگی فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"سوائے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

" چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے۔ اور بہر حال صدق دکھاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

انصارڈائجسٹ

احمدی مصنفّین کے بنیادی اصولی رنگ کی اہمیت

حضرت صاحبزادہ مرزابشیر احمد صاحب ایم اے نے چند کتب پر ریویو کرتے ہوئے احمدی مصنفّین کی اصولی رنگ میں رہنمائی کرتے ہوئے ان سے اس امید کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے اور کچی اور سُنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتّع ہوں جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔

تحریر: طارق محمود ناصر۔امریکہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ قیمتی یادیں

پیارے آقا کی شفقت

کینیڈا دورہ پر میرے بھائی کی ملاقات تھی بھائی بھابھی کے بچے کی پیدائش متوقع تھی بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے نام تجویز کی درخواست کی تو پیارے آقا نے فرمایا آپکا بھائی ڈیوٹی پر ساتھ ہوتا ہے جب پیدائش ہو جائے اسے بتانا فورا نام بتا دوں گا انشاء اللہ میں پیارے آقا کی اس شفقت پر اللہ کا شکر گزار ہوں الحمدللہ جب چند ماہ بعد میرا بھتیجا پیدا ہوا اور میں نے حضور انور کو بتایا تو انہوں نے اسی وقت نام تجویز فرمایا الحمدللہ

تبرک اور آقا کی محبت

میں ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جن کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکے گھر میں دعوت دی گئی تھی جس میں تمام سیکیورٹی والے شامل تھے۔ان دنوں میری ڈیوٹی رات کی تھی اور پھر صبح سیر اور ناشتے کے بعد سوتے سوتے نو دس بج جاتے تھے لہذا مجھے معلوم ہی نہ ہوسکا جب میں اٹھا کر مسجد فضل آیا تو معلوم ہوا حضور گھر کے افتتاح پر تشریف لے گئے ہیں اور چند خدام ڈیوٹی پر تھے میں بھی انکے ساتھ ڈیوٹی پر بیٹھ گیا مغرب سے کچھ دیر قبل حضور واپس تشریف لے آئے میں نے کار کا دروازہ کھولا اور سلام کر کے حضور کو گھر کے افتتاح کی مبارک باد دی حضور نے پوچھا کہ آپ نہیں گئے میں خاموش رہا پھر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا یہیں ٹھہرو میں نے کہا جی حضور اور پھر حضور گھر کے اندر تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد مکرم بشیر احمد صاحب ایک ٹرے میں کھانا تبرک کے ساتھ لے کر آئے اور مجھے کہا یہ سارا کھانا اور تبرک آپ کے لئے ہے میں آقا کی اس شفقت پر خدا کا شکر ادا کرتا رہا آج بھی اس کھانے کی لذت محسوس کرتا ہوں الحمدللہ

چاند کی چاندنی

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب COVID کے بعد امریکہ دورہ پر تشریف لائے تو خاکسار صحت کی خرابی کی وجہ سے ڈیوٹی نہ دے سکا لیکن میں فیملی کے ساتھ نمازوں کے لئے روز بیت الرحمن جایا کرتا اور مغرب عشاء کی نماز ادا کرکے واپس آتا جس دن پیارے آقا کی واپسی تھی تو میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار کے سامنے کھڑا تھا پھر اچانک حضور انور کی نظر مجھ پر پڑی کچھ سیکنڈ کے لئے میں محبت بھری آنکھوں سے ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہہ رہا تھا میرے دوست نے مجھے کہنی ماری کہ حضور دیکھ رہے ہیں تو وہ خوبصورت نظارہ ٹوٹ گیا جہاں حضور انور کھڑے تھے اتنی روشنی تھی جیسے چاند کی چاندنی صرف اسی جگہ پر پڑ رہی ہو۔ماشاءاللہ

”میں ہمیشہ یاد رکھوں گا“

امریکہ دورہ پر میری بڑی بیٹی فضہ ناصر کی ملاقات وقف نو گروپ کے ساتھ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے جانے کے بعد آپ لوگ سب بھول جاؤ گے لیکن میں ہمیشہ یاد رکھوں گا تو سب وقفِ نو بچیاں رونے لگیں۔

خلیفہ وقت کی دعا کا اثر

مجھے آج بھی یاد ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو سکیم کا اعلان فرمایا تو خاکسار ربوہ میں تھا شروع میں حضور انور نے سکیم کا اعلان صرف ایک سال کے لئے فرمایا تھا تو خاکسار نے فوری خط لکھا حضور میری ابھی شادی کے دور دور تک کوئی امکان نہیں خاکسار بھی اپنی پہلی اولاد کو وقف کرنا چاہتا ہے پیارے آقا نے میری درخواست کو قبول فرمایا اور دعا دی اور آج اللہ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے میری وقف نو بیٹی لوکل اور نیشنل دونوں جگہ پر خدمت دین کی توفیق پا رہی ہے اور اس سال جلسہ سالانہ امریکہ میں خدمت دین کے کام کر کے میرا سر فخر سے بلند کر دیا الحمدللہ۔

درازیٔ عمر کی شفقت بھری دعا

کینیڈا دورہ پر ہی میرے سسر چوہدری محمد احمد کاہلوں صاحب کی ملاقات تھی خاکسار بھی انکے ساتھ ملاقات کے لئے ساتھ چلا گیا میرے سسر اس وقت دل اور شوگر کے مریض تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا مجھے تو آپ بالکل صحت مند نظر آتے ہیں پھر حضور انور نے دعا فرمائی اور الحمدللہ وہ آج بھی بفضل تعالیٰ حیات ہیں اللہ تعالیٰ انکو صحت و سلامتی والی بابرکت زندگی عطا فرمائے آمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض طبّی نسخے

کلونجی میں ہر مرض سے نجات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مریضوں کی عیادت فرماتے تو بعض اوقات بعض نسخے بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ان کا روایات میں ذکر ملتا ہے۔ چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔ یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مریضوں کی کتنی فکر رہا کرتی تھی۔ان کے علاج معالجے ،خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھتے تھے اور بعض بیماریوں کا علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سیاہ دانے یعنی کلونجی میں ہر مرض سے نجات دینے کے لیے شفا رکھ دی گئی ہے سوائے موت کے ۔(بخاری کتاب الطب۔باب الحبۃ السوداء)

انجیر کھایا کرو

ایک نسخہ کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھایا کرو۔ پھلوں میں سے بڑا اچھا پھل ہے۔اگر میں یہ کہوں کہ جنت سے ایک پھل نازل ہوا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ انجیر جنت سے آنے والا ایسا پھل ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے۔پس اس کو کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے اور نقرس (Gout) کے مرض میں بھی نفع بخشتا ہے۔جن کو گاؤٹ کے مرض کی تکلیف ہوتی ہے اُن کے لیے بھی اچھا ہے۔

(کنزل العمال۔کتاب الطب۔الباب الاوّل۔الفصل الاول التین من الاکمال۔حدیث نمبر28280)

پتلی کھیر دل کو فرحت بخشتی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مریض کو اور غمزدہ افراد کو شہد اور آٹے سے تیار کردہ پتلی کھیر کھلانے کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ (کھیر) مریض کے دل کو فرحت بخشتی ہے اور اس کا کچھ غم دور کر دیتی ہے۔

(بخاری۔کتاب الطب۔باب التلبینۃ للمریض)

کشمش بلغم کو دور کرتا ہے

پھر ایک نسخے کا ذکر ہے: کشمش کے بارے میں آتا ہے کہ اس کا استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہ کڑواہٹ کو دور کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، لاغرپن کو دور کرتا ہے، اخلاق کو عمدہ کرتا ہے۔ دل کو فرحت بخشتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول۔ الزبیب حدیث نمبر 28265)

اس بارے میں بھی بڑے لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ بعضوں نے عرق گلاب میں ڈبو کر کشمش کھائی ہے اور جن کے دل کی نالیاں بند تھیں اور ڈاکٹر بائی پاس آپریشن تجویز کر رہے تھے وہ اللہ کے فضل سے کھل گئیں۔ اس تجربے کو کئی لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔ پھر زیتون کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی مالش کیا کرو کیونکہ اس میں جذام سمیت ستّر امراض کے لیے شفا ہے۔ کھایا بھی کرو۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول اشیاء متفرقۃ حدیث نمبر 28299)

کھجور اور دودھ کا استعمال

غرض بے انتہا نسخے ہیں۔ ایک اور مَیں یہاں بھی بیان کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ گائے کا دودھ پینا چاہیے کیونکہ یہ دوا ہے اور اس کی چربی اور مکھن میں شفا ہے اور تمہیں اس کا گوشت کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے کہ اس کے گوشت میں ایک قسم کی بیماری ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول۔ اللبن حدیث نمبر 28210)

پھر کھجور کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھی کھانی چاہیے۔ قولنج کو دور کرتا ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول التمر حدیث نمبر 28195)

مخلوق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا محبت، پیار اور ہمدردی تھی۔ آپ ﷺ کا دل اس ہمدردی سے بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ ہر وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس اسوہ پر چلنے کی اور ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم بھی اس کی مخلوق کی خدمت کی توفیق پا سکیں۔ آمین

(خطبات مسرور" جلد سوم صفحہ 245 تا 248 خطبہ جمعہ 15/ اپریل 2005ء)

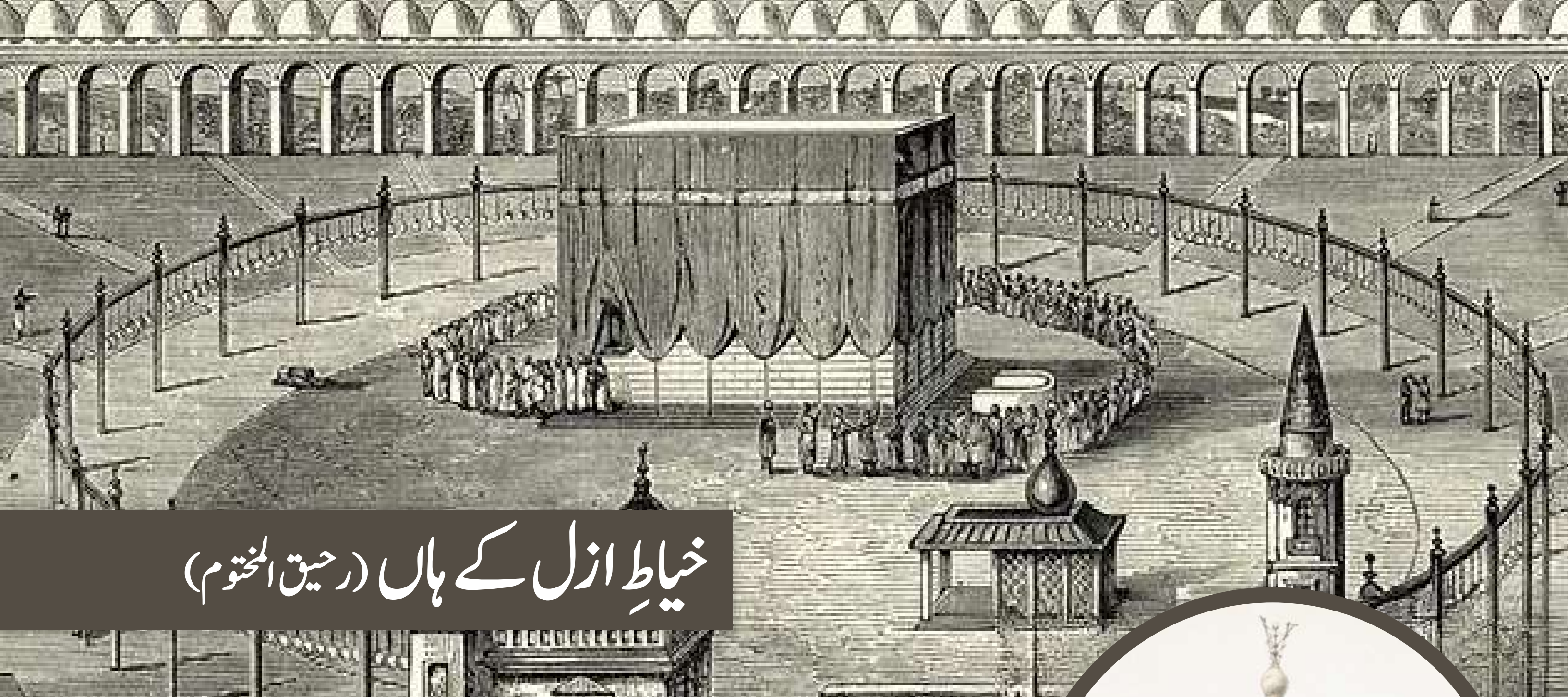

خیاطِ ازل کے ہاں (رحیق المختوم)

خداخدا کر کے وہ دن آگیا کہ جب ہمیں ارضِ مقدس کے لیے روانہ ہونا تھا۔ اس سے پہلے ہر مرحلے پر امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خطوط لکھنے اور صدقہ دینے کا سلسلہ جاری تھا اور آج بھی دعائیہ خط لکھا اور ساتھ ہی اجازت چاہی کہ خلیفۃ المسیح کی طرف سے عمرہ کرنے کی خواہش ہے سو اجازت دی جائے۔ ویزہ ملنے کے بعد سے آج کے دن تک جس بےچینی اور بے تابی کا سامنا تھا اس کی جگہ ہاتھ پیروں سے جان نکلی جا رہی تھی۔ ایک عجیب سی کیفیت کا شکار ہو رہا تھا ایک خوف تھا کہ کہیں یہ کرمِ خاکی لوٹا نہ دیا جائے۔ کیا ہو کہ اگر قبولیت کا پروانہ نہ ملے؟ کیا ہو کہ عین وقت پہ کوئی روک آجائے؟ یا وہاں جاکر صحت کو مسئلہ نہ ہوجائے؟ الغرض ہزاروں اندیشوں نے گھیر رکھا تھا مگر درود پاک کا ورد جاری تھا جس کی وجہ سے بڑا حوصلہ مل رہا تھا۔ خود کو لاکھ کوشش سے پرسکون رکھ رہا تھا مگر آنکھیں بات بات پہ چھلک رہی تھیں۔ بقول شاعر "آنکھوں کے ساحلوں پہ ہے اشکوں کا اک ہجوم"

ہماری فلائیٹ رات ساڑھے نو بجے کی تھی اور پلان یہ تھا کہ میں مدثر کو اس کے گھر سے ساتھ لونگا اور ہم وہاں سے ہیتھرو کے لیے جائیں گے۔ گاڑی ائیرپورٹ پر پارکنگ کے لئے دے دیں گے جو واپسی پر ہمیں مل جائے گی۔ اب رخصت کی گھڑی آگئی تھی محترمہ والدہ کو اور بہنوں بھائی سے ویڈیو کال پہ رخصت چاہی اور جانے انجانے میں جو زیادتیاں غلطیاں ہوئیں انکی معافی مانگی اور ساتھ ایک خواہش کا اظہار کیا کہ اگر مکہ یا مدینہ میں اجل آگئی تو خدارا مجھے وہیں رہنے دینا (میری شدت سے دعا بھی ہے کہ کاش مدینہ میں دم نکلے۔ آمین)

سب کو سلام کر کے صدقہ دیا اور اجتماعی دعا کے بعد گھر سے نکل آیا۔ شام کے ساڑھے چار ہو رہے تھے اور بارش زوروں پہ تھی۔ اور جب مدثر کے گھر کی طرف جا رہا تھا تو ٹریفک بارش کی وجہ سے معمول سے زیادہ آہستہ چل رہی تھی۔ اسکا گھر میرے گھر سے چالیس منٹ کی مسافت پہ ہے۔ اور یہ چالیس منٹ ایک گھنٹے میں کٹے۔ وہاں سے اسے بٹھایا اور ہیتھرو کی طرف چل نکلے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب خیر رہی اور سفر آرام سے کٹ گیا۔ قریباً شام چھ بجے ہیتھرو پہنچے اور امیگریشن کے معاملات سے ساڑھے سات بجے تک فارغ ہو کر ویٹنگ ایریا میں آبیٹھے۔ بار بار یہ مصرعہ زبان پر رواں تھا

"اے عشق مجھے آپ کی سرکار میں لے چل"۔

مرحلے شوق کے دشوار بہت

جہاز پر جب سوا نو بجے بیٹھے تو ایک مرحلہ طے ہونے پر سکھ کا سانس ملا۔ چھ گھنٹے کی بحرین تک پرواز سوتے جاگتے گزری اور پھر بحرین کے ویٹنگ ایریا میں چار گھنٹے انتظار کا عرصہ شاید پون صدی جاری رہا۔ بار بار وقت پہ نظر دوڑا رہا تھا اور دل کر رہا تھا کہ جلدی سے اگلی فلائٹ اڑنے کا اعلان ہو اور ہم معشوق کے محلے کی طرف سفر شروع کریں۔ آخر جہاز پر سوار ہونے کا اعلان ملا اور دل حلق میں آگیا۔ وہ گھڑی جس کا انتظار تھا جب آئی تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے۔ بحرین سے جدہ دو گھنٹے کی فلائٹ تھی جو میری زندگی کے سب سے لمبے دو گھنٹے تھے جب جہاز سعودی عرب کی فضاؤں میں داخل ہوا تو میں نے جہاز کی کھڑکی کے پردے گرا دیے مبادا کعبہ نظر آجائے اور پہلی نظر کی دعا کا صحیح موقع نہ مل پائے۔ جدہ جہاز سے بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اتر کر موبائل فون سم خریدی اور ساتھ کھانا کھایا، ہماری ٹرین ساڑھے پانچ بجے تھی سارا ائیرپورٹ ائیرکنڈیشن کی بدولت ٹھنڈا ٹھار تھا مگر مجھے مدینہ کا سوچ کر پسینے آرہے تھے۔ نمازوں سے فارغ ہو کر ہم دونوں ٹرین اسٹیشن پر آبیٹھے پونے پانچ بجے ٹرین پر سوار ہونے کا اعلان ہوا۔ باہر نکلے تو عرب کی تپتی ہوا نے استقبال کیا۔ یہ ہوا ناگوار ہرگز نہ لگی۔ یہ میرے محبوب میرے آقا کے پیارے دیس کی ہوا تھی۔ اس ہوا کے آباء نے سید بادشاہ کے پاکیزہ وجود کو چھوا تھا میں نے نئی بستی میں داخل ہونے کی دعا کی اور اس کے تمام بزرگوں کو السلام علیکم کہا۔ پھر ٹرین

میں سوار ہوئے اور تھوڑی دیر بعد ٹرین جدہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوگئی یہ ایک گھنٹے اڑتالیس منٹ کا سفر تھا۔۔ اب ہم قریب تھے۔ آقا میرے آقا ہم آرہے ہیں۔ اے غریبوں کے والی اے دکھوں کا مداوہ کرنے والی ہستی ہم آرہے ہیں۔ اے نوازنے والے میرے ماہی ہم آرہے ہیں۔

ہواؤ ہم پہ مہربان رہنا، اے وقت جلد گزرنا۔ اے اللہ ہم پہ مہربان رہنا اور اپنے پیارے کو ہماری اطلاع دینا۔ بقول شاعر۔

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

مدینہ میرا مدینہ

اب ٹرین مدینہ پہنچ چکی تھی۔ حسب معمول نئی بستی میں داخل ہونے کی دعا پڑھی اور اس بستی کے تمام بزرگوں کو سلام کہا اور پھر دل ہی دل میں اپنے محبوب اپنے آقا ﷺ کو بصد عجز منت بصد احترام مخاطب ہوا کہ "اے طٰہٰ، اے ابوالقاسم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اے محبوب الٰہی حاضر ہوں۔ کمی کوڑھی ہوں مگر آپ کا ہوں آپ کے در پر جنم جنم سے بیٹھا ہوں میرے ماں باپ سب آپؐ پر قربان، مجھے آپؐ سے بڑی محبت ہے مجھے اپنی محبت عطا کیجیے مجھے قبول کر لیجیے اور میری جھولی بھر دیجیے۔ میری آنکھیں سبز کر دیں۔

اللھم صلی علی محمد وبارک وسلم

ڈرائیور آیا اور ہم اپنے ہوٹل کو چل دیے۔ میں نے ڈرائیور سے کہا کہ پلیز مسجد نبوی کی طرف سے ہو کر ہوٹل جانا۔ کہنے لگا ہم اسی طرف سے جا رہے ہیں اور جب مسجد کے مینار نظر آنے لگے تب میں آپ کو بتا دوں گا۔ وفور شوق سے پوری کھلی آنکھوں سے مدینہ کی شاہراہوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس بستی سے محبت ہر ایمان والے کو ہے۔ اس میں وقت گزارنا سب کی خواہش ہے اور رب کرے کہ سب کو یہ موقع ملے۔ اچانک ڈرائیور نے کہا حاجی صاحب (وہاں سب کو حاجی صاحب یا پھر محمد کے نام سے پکارا جاتا ہے) وہ سامنے دیکھیں مینارے نظر آرہے ہیں۔

ہائے ہائے میری خوش نصیب آنکھیں۔ مجھے سبز روشنی میں نہلائے مینارے نظر آئے وہ مینارے جو ساری عمر ٹی وی یا تصاویر میں دیکھتے رہے وہ مجھے نظر آرہے تھے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ میں مدینہ میں ہوں۔ واللہ میں اپنے مدینہ میں ہوں

اِس شہر کی گلیوں کو مرکز کر دے
تُو سبز مری آنکھوں کی رنگت کر دے

(فاروق)

ہوٹل پہنچ کر تھوڑا ہاتھ منہ دھویا اور باہر کھانا کھایا۔ پھر واپس ہوٹل آ گئے۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ مدثر کو کمرہ میں چھوڑ کر میں مسجد نبوی کی طرف نکل آیا۔ ہوٹل سے دس منٹ کی مسافت پہ مسجد تھی۔ جوں جوں مسجد قریب آرہی تھی میری سسکیاں مکمل باآواز رونے میں بدل چکی تھیں۔ راستے میں کسی نے حیران نظروں سے نہ دیکھا کہ روتے سائل یہاں عام تھے۔ داخلی دروازے پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ اندر نہیں جا سکتے۔ مسجد بند ہے اور صرف انہیں کو اندر داخل ہونے کی اجازت ہے جنہوں نے بذریعہ موبائل ایپلیکیشن وقت بک کیا ہوا ہے۔ اور ہماری بدقسمتی کہ بہت سے اور لوگوں کی طرح ہماری ایپ چل نہیں رہی تھی۔ ہائے مجھ پیاسے کی قسمت کہ لبِ آب آکر بھی پیاسا رہا۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کر دی

اے محبت تیرے آثار و نشانات کتنے عجیب و غریب ہیں تو نے محبوب کے رستہ میں زخم و مرہم (یعنی بیماری وعلاج) کو ایک جیسا بنا رکھا ہے۔

حضرت اویس قرنیؒ جب ایک مرتبہ مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ کے گھر دستک دی، مگر آپؐ اس وقت موجود نہ تھے اور حضرت اویسؒ یمن واپس لوٹ گئے۔ مجھے اس وقت مسجد نبوی کے دروازے پر جب میں کھڑا تھا اور اندر نہ جا سکتا تھا تب حضرت اویس قرنیؒ کی کیا حالت ہوئی ہوگی مجھے کچھ اندازہ ہوا، مجھے انکا سوچ کر بھی دل بھر آیا کہ کیسے وہ واپس روتے سسکتے بلکتے اور تڑپتے واپس لوٹے ہونگے۔ اللہ اللہ

ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ جمعرات فقیروں کا دن ہوتا ہے اور لوگ بالخصوص جمعرات کو صدقہ خیرات کیا کرتے ہیں۔ آج مدینہ میں جمعرات ہے مگر سخی کا دربان مجھے سخی کے پاس جانے نہیں دے رہا میرے قبلوت کا کشکول خالی ہے۔ یہ کیسی جمعرات ہے مالکا۔ میں حضرت اویسؒ تو کیا کسی کے بھی مقابلے پہ کچھ نہیں مگر جب واپس ہوٹل جا رہا تھا تب میری کیا حالت تھی یہ میں جانتا ہوں یا میرا مولا کریم۔ ہاں مجھے ایک دلاسا ضرور تھا کہ صبح پھر آسکتا ہوں انشاءاللہ۔ اور صبح ہونے میں دیر ہی کتنی تھی۔ چند گھنٹے اور یہ چند گھنٹے سیکنڈز کی طرح گزر گئے۔

عید سعید

آج جمعہ کا مبارک دن ہے بے شک فقیر کو جمعرات کو خیر نہیں ملی مگر اس کے بدلے عید والا دن عطا ہوگیا۔ ہم دونوں مسجد نبوی میں پہنچ گئے۔ دروازے سے داخل ہوتے ہوئے ایک کپکپی سی طاری ہوئی۔ ایک جلدی تھی کہ جلد از جلد سبز گنبد کے پاس پہنچا جائے۔ مگر اس سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کیے اور کچھ تلاوت کی پھر جی بھر کر وہاں موجود کولرز سے ٹھنڈا ٹھار زم زم پیا۔ شکر خدا کا کیا۔ پھر مسجد گھوم کر دیکھی۔ اور پھر روضہ رسولؐ کی طرف چل دیے۔ باب السلام کے پاس پہنچے تو پتا چلا کہ ابھی جا نہیں سکتے۔ خیر روضہ رسول کی طرف منہ کر کے سلام کیا اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔ آپ کی خدمت میں تمام امت کا، خلیفہ وقت کا، سب احمدیوں کا اپنی فیملی کا تمام دوستوں، عزیزوں رشتہ داروں کا، اور جو جو ذہن میں نام آیا ان کا سلام حضور پاکؐ کو پہنچایا۔ کافی دیر چپ چاپ باب النبی ﷺ کے سامنے کھڑے رہے جب تک کہ شرطے نہ وہاں سے ہٹنے کا اشارہ نہ کر دیا۔ وہاں سے جنت البقیع کی طرف گئے جو کہ بند تھا۔ مگر دیوار کے پاس اس

طرف منہ کر کے السلام یا اھل القبور کہا اور دل کی تسلی کے لئے دعا پڑھ لی۔ ہماری آج عید تھی اور ہم بہت خوش تھے۔ آنکھیں ہر جگہ کو چوم رہی تھی۔ مسجد کا ٹھنڈا ٹھار فرش روح تازہ کر رہا تھا۔ ساری توجہ سبز گنبد کی طرف تھی اور آنکھیں اس طرف ہر لمحہ لوٹ جاتی تھیں۔ رحمت اللعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے دامن کی چھاوں میں سکون ہی سکون تھا۔ نہ کوئی غم دنیا نہ کوئی فکر نہ کوئی اور سوچ۔ سوائے ایک سوچ کے کہ کب روضہ رسول کے روبرو ہونگے۔

باقی کا دن اِدھر اُدھر پھرتے رہے، کھانا کھایا اور پھر رات کو دوبارہ واپس مسجد لوٹ آیا۔ چودھویں کا چاند جیسے مسکرا رہا تھا۔ میرے لیے خوش تھا کیونکہ تھوڑی دیر میں میرے ساتھ کچھ انہونی ہونے والی تھی۔ میں جنت البقیع کی طرف سبز گنبد کو تک دیکھ رہا تھا کیونکہ اس کے نیچے روضہ رسول ہے۔ اچانک مسجد کے دوسرے حصے کی طرف لوگ بھاگنا شروع ہو گئے۔ میں نے بھی اس طرف بھاگنا شروع کر دیا اور ایک بندے سے پوچھا کیوں بھاگ رہے ہیں کہنے لگا روضہ رسولؐ پر حاضری ہو رہی ہے۔ لوگ وہاں جا رہے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ میرے پیر الف ہو گئے۔ میرے سے پہلے بہت سے لوگ داخلی دروازے پر جمع تھے۔ میری باری آنے پر میں سر جھکا کر اندر داخل ہو گیا۔

دیہاتی بھائی زاہر اور میں زائر

زاہر بن حرامؓ نامی ایک دیہاتی اکثر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے لئے گاوں کی چیزیں تحفہ کے طور پر لایا کرتا تھا اور آپؐ بھی اُس کی واپسی پر شہر کی کوئی نہ کوئی سوغات ضرور عنایت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ "زاہر ہمارا دیہاتی بھائی ہے اور ہم اس کے شہری بھائی"

آپؐ کو زاہرؓ سے بے حد انس تھا زاہرؓ کی شکل و صورت اچھی نہ تھی ایک دن وہ اپنا سودا مدینہ کے بازار میں بیچ رہا تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ پیچھے سے آئے اور بے خبری میں اس کی آنکھیں موند لیں۔ اس نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے۔ مگر جب مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تھے۔ جس پر زاہرؓ زور سے اپنی کمر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے سینہ مبارک پر ملنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا" یہ غلام کون خرید تا ہے؟" زاہرؓ کہنے لگا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ! تب تو آپ مجھے ناقص مال پائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا "مگر اللہ کے نزدیک تو تُو ناقص مال نہیں ہے"۔

لوگوں کے ہجوم میں شامل ہو کر میں اب روضہ رسولؐ کی جالیوں کے سامنے کھڑا ہوں۔ بس چلتا تو دو زانوں حالت میں ہاتھ جوڑ کر سلام پیش کرتا۔ مگر موقع نہیں تھا۔ آپؐ اور آپؐ کے پیارے اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین پر سلام کے بعد دل کا حال کہنے کا موقع ملا۔ "یا رسول اللہ! میں زاہرؓ کی طرح خوش نصیب نہیں مگر زائر بہر حال ہوں۔ غریب ہوں کم شکل ہوں زاہرؓ کی طرح آپ کا دیہاتی بھائی نہیں ہوں بلکہ میں تو کرم خاکی ہوں میرے بس میں ہوتا تو آپ کے نعلین مبارک کے نیچے لگی خاک کا سب سے ادنٰی ذرہ ہوتا تو بھی تمام کائنات مجھ پہ رشک کرتی۔ میرے پاس زاہر کی طرح مدینہ میں بیچنے کو کچھ سامان نہیں اور میری شکل نہ عقل مگر آپکے دربار میں اپنا آپ لیکر حاضر ہوں سب آپ کے قدموں میں حاضر ہے۔ قبول فرمالیں۔ مجھ ناچیز غلام ابن غلام کو اپنی محبت عنایت کر دیں۔ مجھ فقیر کی جھولی میں اپنی نسبت کے سکے دان کر دیں اور میری آنکھیں سبز کر دیں۔ مجھ دیوانے کو اپنی چادر میں سمیٹ لیں کہ میری طلب بس آپ ہیں"۔

" شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا "

روضہ کے سامنے عموماً چند پل کھڑے ہونے کا موقع ملتا ہے کیونکہ محافظ ہر ایک کو مسلسل آگے بڑھنے کا بول رہے ہوتے ہیں۔ مگر میرے ساتھ انہونی ہوئی کہ میں کوئی آدھ گھنٹہ یا اس کے قریب ایک سائیڈ پر قریباً عین سامنے ہاتھ اٹھائے مناجات و سلام کرتا رہا اور کسی نے مجھے آگے بڑھنے کو نہ بولا۔ الحمدللہ

حسن نثار کی نعت بے اختیار درود و سلام کے ساتھ خواہش بن رہی تھی کہ

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا
خاک ہوتا میں تیری گلیوں کی
اور تیرے پاؤں چومتا ہوتا
تیرے حجرے کے آس پاس کوئی
میں کوئی کچا راستہ ہوتا

وہاں کھڑے ہو کر جتنی دعائیں یاد تھیں وہ سب بھول گئیں اور بس ایک ہی خواہش دعا بنی لبوں پہ مچلتی رہی کہ مجھے محبت مل جائے۔ آپؐ کی محبت۔ یعنی "صدیق کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس"

زیاراتِ مدینہ

میرے لئے مدینہ منورہ سارے کا سارا بابرکت ہے کہ ان تمام جگہوں پر کبھی نہ کبھی پیارے آقاؐ نے وقت گزارا ہو گا۔ مگر جو پرانی یادگاریں موجود ہیں ان کو دیکھنا لازمی تھا سو اس کام کے لیے ایک دن مخصوص رکھا تھا۔ مسجد نبوی کے بالکل قریب مسجد غمامہ، مسجد ابوبکر، مسجد علی، مسجد بلال پہلی فرصت میں دیکھ لیں۔

(باقی سفرنامہ اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیے)

بیلجیئم کے قومی دن کے موقع پر مجلس انصار اللہ کی تقریبات

ہر سال سرکاری طور پر 21 جولائی کا دن بیلجیئم کے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور اس موقع پر ملک بھر میں مختلف تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ اسی دن کی مناسبت سے گذشتہ چند سالوں سے مجلس انصار اللہ بیلجیئم بھی تقریبات منعقد کر رہی ہے چنانچہ اس سال مورخہ 21 جولائی 2025 کو بھی شعبہ تبلیغ کے زیر انتظام مختلف تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ان تقریبات کی مختصر رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔

اس قومی دن کے آغاز پر ملک بھر میں جماعت احمدیہ کی مساجد، مشن ہاؤسز، نماز سنٹرز اور اسی طرح مجلس انصار اللہ کے اراکین نے اپنی رہائش گاہوں اور گاڑیوں پر بیلجیئم کا قومی پرچم اور اپنے ملک سے محبت کے پیغامات پر مشتمل بینرز آویزاں کئے۔

پروگرام کے مطابق اس قومی دن کے موقع پر انصار اراکین کے علاوہ خدام اور اطفال بیلجیئم بھر میں جماعت کی مساجد اور مشن ہاوسز میں اکٹھے ہوئے اور قومی پرچم اور بینرز سے سجائی گئی گاڑیوں میں اپنے شہر کا چکر لگایا، اس موقع پر بعض مقامات پر حب الوطنی کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ شرکاء نے قومی پرچم لہراتے ہوئے بیلجیئم کا قومی ترانہ پیش کیا اور دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام کیا گیا۔ شہری جماعت کے حب الوطنی کے اس مظاہرہ سے نہ صرف لطف اندوز بلکہ بہت متاثر بھی ہوئے۔

اس قومی دن کی تقریبات میں 112 انصار، 34 خدّام اور 31 اطفال یعنی 177 احباب جماعت نے اس پروگرام میں شرکت کی، نیز شرکاء نے 70 گاڑیوں میں جلوس کی صورت میں اپنے اپنے شہر کا چکر لگایا اور اس طرح 246 کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو کامیاب بنانے والے جملہ شاملین کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور مجلس کو بہتر سے بہتر انداز میں جماعتی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: اظہر الدین خندکر (قائد تبلیغ۔ انصار اللہ)

Vive la Belgique

BELGIUM

Fête nationale Belge

حُبّ الوَطن من الإيمان
Fête nationale Belge
Vive la Belgique

ER IS GEEN GOD BEHALVE ALLAH, MOHAMMED IS DE BOODSCHAPPER VAN ALLAH

Fête nationale Belge
Vive la Belgique

Nationale feestdag van
België
Lang leve België

مجلس انصاراللہ اجتماع 2025ء

انصار اللہ بیلجئیم کا 29 واں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور منظوری کے ساتھ 13 اور 14 ستمبر 2025ء کو برسلز (دلبیک) میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں بیلجئیم کی تمام مجالس کے انصار نے شرکت کی الحمد اللہ۔

انتظامی پس منظر

ابتدائی اجتماع کمیٹی کا قیام 20 جولائی 2025ء کو نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بیلجیم کی میٹنگ میں عمل میں آیا۔ مکرم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجئیم نے حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی خدمت میں خط ارسال کر کے اجتماع کی منظوری حاصل کی۔ علاوہ ازیں پیارے حضور اید اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی خدمت میں اجتماع کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعائیہ خطوط ارسال کئے گے۔ دو آن لائن اور دو فزیکل میٹنگز میں کمیٹی کے ناظمین اور نائب ناظمین اعلیٰ کا تقرر کیا گیا اور اجتماع کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی۔ انتظامیہ نے دعاؤں کے ساتھ بھرپور محنت سے تمام تیاریوں کو مکمل کیا۔ جملہ انتظامات کی انجام دہی کے لئے محترم امیر صاحب، صدر صاحب مجلس انصاراللہ اور محترم مشنری انچارج صاحب کا ہر ممکن تعاون حاصل رہا۔ الحمد اللہ

اجتماع سے ایک ہفتہ قبل مورخہ 6 ستمبر بروز ہفتہ کرکٹ اور بیڈ منٹن کے ابتدائی مقابلہ جات ہوئے۔

پہلا دن (13 ستمبر 2025ء)

پروگرام کے مطابق سالانہ اجتماع کا آغاز بروز ہفتہ افتتاحی پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ مرکزی مہمان مکرم و محترم وسیم احمد فضل صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) نے مجلس انصار اللہ کا پرچم اور مکرم و محترم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجئیم نے بیلجئیم کا قومی پرچم لہرایا، دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا جس کے بعد اجتماع کا باقاعدہ آغاز افتتاحی اجلاس سے ہوا۔ اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد مجلس انصار اللہ سے ہوا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ بیلجئیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں انصار کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں انصار بھائیوں نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد مرکزی مہمان مکرم و محترم وسیم احمد فضل صاحب

(استاد جامعہ احمدیہ یوکے) نے "اصلاح نفس" کے عنوان پر نہایت بامعنی اور پُراثر تقریر کی۔ شام کے وقت سپورٹس ہال میں مختلف ریجنز اور مجالس کے درمیان کھیلوں کے مقابلے ہوئے جو شام سات بجے تک جاری رہے۔

دوسرا دن (14 ستمبر 2025ء)

اجتماع کے دوسرے روز نمازِ تہجد اور فجر کے بعد درس القرآن کا پروگرام رکھا گیا۔ ناشتہ کے بعد صبح دس بجے مختلف زبانوں (اردو، عربی، فرانسیسی اور ڈچ) میں تقریری مقابلہ جات ہوئے، جن کے بعد ایک دلچسپ پیغام رسانی کا مقابلہ بھی کرایا گیا۔

نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد مکرم و محترم سید سہیل احمد شاہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس نے اپنے خطاب میں بیلجئیم کی میزبانی کا شکریہ ادا کیا اور انصار کو نہایت اہم نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد بیت بازی کا پروگرام منعقد ہوا جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا۔

اختتامی اجلاس سے پہلے مزید چند کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے۔ اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور عہد مجلس انصار اللہ سے ہوا۔ نظم کے بعد تقسیم انعامات عمل میں آئی۔ اس کے بعد مکرم و محترم داود اکمل صاحب صدر مجلس انصار اللہ نیدرلینڈ نے اپنے تاثرات پیش کئے اور انصار کو نہایت اہم نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم و محترم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے انصار کو ان کی

ذمہ داریوں کی طرف اعلیٰ انداز میں بڑے احسن رنگ میں توجہ دلائی۔آخر میں صدر صاحب مجلس انصار اللہ بیلجئم نے مہمانان گرامی اور جملہ کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتامی دعا کے ساتھ ہمارا یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ

اعزازات

- علم انعامی:مجلس انصار اللہ دلبیک
- دوسرا نمبر:مجلس انصار اللہ میرکسم
- تیسرا نمبر:مجلس انصار اللہ بیت المجیب
- سال کے بہترین ناصر:مکرم محمد رفیع صاحب (مجلس انصار اللہ میرکسم)
- بہترین حاضری:مجلس انصار اللہ لیئج

اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے آمین

2 دنوں کی مجموعی حاضری:۔

انصار(191)،مہمان(48)،اطفال(12)،خدام(26)

کل حاضری:287

نمایاں پہلو

اس اجتماع کی نمایاں خصوصیت مرکز سے تشریف لانے والے معزز مہمان، مکرم و محترم وسیم احمد فضل صاحب کے بامقصد اور روح پرور خطابات تھے۔آپ نے اصلاحِ نفس اور اس پہلو سے عفو و درگذر اور اطاعت خلافت کے نہایت اہم موضوعات پر سادہ مگر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی۔آپ کی گفتگو میں عملی مثالیں اور حکیمانہ نکات اس طرح پیش ہوئے کہ سامعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑ گئے۔بعض شرکاء نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مکرم وسیم احمد فضل صاحب کے خطابات نے ہماری روحانی کیفیت کو تازہ کیا اور دلوں میں ایک نیا جوش و جذبہ پیدا کیا۔اللہ تعالیٰ مکرم و محترم وسیم احمد فضل صاحب کو ان خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔آمین

- اجتماع میں صدر صاحب مجلس انصار اللہ فرانس اور صدر صاحب مجلس انصار اللہ نیدرلینڈ اپنے وفود کے ہمراہ شامل ہوئے۔
- اجتماع میں علمی، روحانی اور ورزشی سرگرمیوں کے بھرپور پروگرامز منعقد ہوئے جس میں انصار نے بڑے شوق اور لگن کے ساتھ حصہ لیا۔
- اجتماع کا ماحول دینی جوش و جذبہ، بھائی چارہ اور روحانی رنگ سے لبریز رہا۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین، مہمانان گرامی اور جملہ کارکنان کو ان کی خدمت کا بہترین اجر عطا فرمائے۔آمین۔

سیکرٹری اجتماع محمد حامد قریشی

29th ANNUAL IJTEMA 2025
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM
29th ANNUAL
IJTEMA 2025
MAJLIS ANSARULLAH
BELGIUM
IJTEMA
2025

29th ANNUAL IJTEMA 2025
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM
29th ANNUAL
IJTEMA 2025
MAJLIS ANSARULLAH
BELGIUM
IJTEMA
2025
MAJLIS ANSARULLAH
BELGIUM

WALK · RUN · BIKE
ACROSS THE GLOBE FOR HUMANITY